ہندوستان بھر میں سکھوں اور آریوں میں تبلیغ اسلام کرنے والا واحد اور اکیلا اخبار

R. L. No. 706

KHILAFAT LIBRARY

ضوابط

(۱) چندہ عوام سے سالانہ عہ شش ماہی عہ

(۲) امرائے عظام سے امتیازی قیمت

صہ

علاوہ اس کے جو کچھ عطا کریں۔ وہ عطیہ تصور ہوگا

ایسے حضرات کے اسمائے گرامی اخبار کی فہرست میں درج ہوں گے۔

مقاصد

(۱) اسلام کی خوبیوں اور برکات کا ذکر کرنا اور دیگر مذاہب پر اس کی فضیلت بیان کرنا

(۲) آریوں اور عیسائیوں کے حملوں سے اسلام کو بچانا

(۳) الزامات کی گرد و غبار کو اسلام کے منور چہرہ سے بدلائل عقلی و نقلی دور کرنا۔

(۴) حضرت بابا نانک رح کی تعلیم کو سکھ صاحبان میں پہنچا کر انہیں اسلام کی دعوت دینا۔

(۵) تاج برطانیہ کی خیر خواہی

موزخہ ۱۵ ستمبر ۱۵ سنہ ع

جلد ۶	ایڈیٹر محمد یوسف سابق سورن سنگھ ورد وان	نمبر ۲۹

ایک نادر کتاب نور کے خریداروں کو مفت والا اشتہار در صفحہ ۵ پر ضرور ملاحظہ فرماویں!

نہایت ہی ضروری اطلاع

شروع اکتوبر ۱۵ سنہ ع کو نور کے جن معاونین کرام کا چندہ اخبار ختم ہوگا۔ ان کی خدمت میں سال آئندہ کا چندہ وصول کرنے کی غرض سے یکم اکتوبر ۱۵ سنہ کو پرچہ بذریعہ وی پی بھیجا جائیگا۔ اور جس صاحب کی طرف سے ممانعت کی تحریر نہ آئے گی سمجھ لیا جائیگا۔ کہ وہ وی پی روانہ کرنے کی بونا فائڈ اجازت مرحمت فرماتے ہیں۔

یقین ہے کہ تمام مخلصین و معاونین کرام نور کا وی پی وصول فرما کر اپنے کارخانہ کو شکر گذاری کا موقعہ دیں گے اور اس پر اکتفا نہ کر کے نور کی توسیع اشاعت میں پہلے سے بھی زیادہ مربیانہ سعی فرما کر اس کی کرنوں کو دور تک پھیلاتے ہوئے عند اللہ ماجور ہوں گے۔

اس لئے کہ شروع سال کے موقعہ پر احباب اعزہ کو خریداری کی تحریک کے نسبتاً زیادہ موثر ہوتا ہے۔ یہ قومی اخبار جس خلوص قلب اور صداقت نیت سے پیارے اسلام کی بیجا آوری خدمت میں مصروف ہے۔ وہ ناظرین سے مخفی نہیں۔ اس لئے اپنی ترقی اشاعت کے لئے اسکی تمام امیدیں بعد از حقیقی دستگیر کے ہمدردان قوم ہی کی نظر کیمیا اثر سے وابستہ ہیں۔ بلاشبہ ایک ایسے اخبار کی معاونت اور اس کی ترقی میں سعی کرنا گویا ایک قومی فرض سے سبکدوش ہونا اور دینی مدد آپ کرنے کے مصداق ہے۔ والسلام

محمد یوسف عفی عنہ مالک و ایڈیٹر "نور" قادیان

اسلامیہ سٹیم پریس لاہور میں باہتمام مولوی محمد مظفر الدین مالک و مہتمم چھپکر شیخ محمد یوسف کے لئے قادیان سے شائع ہوا

سکھوں اور نانک پنتھیوں میں اشاعت اسلام کیلئے ایک مشن کی ضرورت

KHILAFAT LIBRARY

جیسا کہ میں نے پچھلے نمبر میں عرض کیا تھا۔ کہ میں انجمن ترقی اسلام کے ماتحت کام کرنا اپنے لئے باعث فخر سمجھتا ہوں۔ اس لئے میں نے اس ضروری اور اہم تحریک کو نہ صرف ایک بلکہ یکے بعد دیگرے تین عریضوں کے ذریعہ جناب سکرٹری صاحب ترقی اسلام کے حضور کمال وضاحت سے رکھ دیا ہے اس لئے اس کار خیر میں جو اعانت اور مدد بھیجنی ہو وہ براہ راست سکرٹری صاحب انجمن ترقی اسلام کے پاس بھیجی جاوے۔ سندھ سے ان تازہ آمدہ خطوط کے اندراج سے صرف یہ مطلب ہے کہ آپ لوگ بخوبی و کافی اندازہ لگا سکیں۔ کہ اسوقت سندھ میں کسقدر گرم جوشی سے کام کرنیکی ضرورت ہے۔ وقت ہے۔ کہ دوست دل کھولکر اس کار خیر میں اعانت کریں جیسا کہ میں پہلے عرض کر آیا ہوں۔ اعانت کا کل روپیہ سکرٹری ترقی اسلام کے پاس بھیجا جاوے۔ نئی کتاب جو خاکسار تیار کرتا ہے۔ اردو سے سندھی میں ترجمہ ہوگا۔ اور پھر ٹائپ میں چھپے گی۔ چار ہزار چھپوانے میں کم از کم بارہ سو روپیہ خرچ آئیگا اس ضخیم اور پر از معلومات کتاب کی تیاری کے لئے جو مجھے ہزارہا اوراق پر دو تین ماہ شب و روز دماغ سوزی کرنی پڑیگی میں اسکا معاوضہ کسی انسان سے نہیں مانگتا۔ بلکہ خدا سے چاہتا ہوں۔ آپ لوگوں کو صرف اسکی چھپوائی لکھائی و کاغذ کا خرچ مہیا کرنا ہوگا۔"

اخوان ملت! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

یہ امر جناب سے پوشیدہ نہیں ہوگا۔ کہ حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ ولی اللہ اور راسخ الاعتقاد مسلمان تھے۔ تمام سندھ نانک پنتھیوں سے بھرا پڑا ہے۔ جب مجھے اول اول دو دفعہ سندھ میں جانیکا اتفاق ہوا۔ اور وہاں بابا نانک کے عقیدہ کے متعلق لیکچر دیئے۔ تو ان لوگوں نے کمال محبت اور اخلاص سے خاکسار کے لکچروں کو سنا۔ سندھ کے نانک پنتھیوں کی سعید طبائع کو دیکھ کر ایک دوست کی مدد سے ایک ضخیم ٹریکٹ سندھی زبان میں چھپوایا۔ جو سندھ کے لوگوں میں مفت تقسیم کیا گیا۔ اس ٹریکٹ کا اثر سندھی نانک پنتھیوں پر کیسا عمدہ پڑا۔ سو چوہدری گل باز خاں صاحب جنکی سعی سے یہ ٹریکٹ سندھی نانک پنتھیوں میں تقسیم ہوا۔ انہوں نے اس ٹریکٹ کے اثر کو جون ۱۹۱۴ء میں بدیں الفاظ ظاہر فرمایا تھا

"ٹریکٹ نے بہت فائدہ کیا۔ ہندو مانتے ہیں۔ کہ بہت خوب لکھا ہے۔ اور سچے الٰہی مذہب پر بحث بہت چلتی ہے۔ ایک ہندو اخبار کے ایڈیٹر نے بحث کرتے وقت کہا کہ ہمیں اسلام کی خبر نہیں سمجھاؤ۔ اب میں اتنی طاقت کہاں سے لاؤں۔ جو انہیں اسلام سمجھا سکوں۔ بہت اسلام کے قائل ہو گئے ہیں۔ مگر ان کی حالت پر رحم ہے عیال و اطفال چھوڑنا بہت مشکل ہے۔ ایک دیوان ہندو بالکل قایل ہو گیا۔ اپنے قبیلہ کو سمجھا رہا ہے قبیلہ کے ساتھ اسکا خیال ہے کہ اسلام قبول کرے"۔

یہ اسوقت کا اثر ہے۔ جب تازہ تازہ ٹریکٹ سندھ میں شائع کیا گیا۔ اس بین اثر کو محسوس کر کے بہت کچھ زور لگایا۔ کہ جسقدر جلدی ممکن ہو سکے۔ سندھ میں تبلیغی کام شروع کر دیا جاوے مگر توجہ نہ ہوئی۔ اب ایک سال کے بعد حالات نے کسقدر پلٹا کھایا۔ اس کے لئے میں اپنی زبان سے کچھ نہیں کہتا۔ اسی دوست یعنی چوہدری گلباز خان صاحب کا خط ملاحظہ فرمایئے۔ جو ۲۹ جون ۱۵ء کو مجھے ملا۔ خط بہت لمبا ہے۔ پورا خط تو ۱۰ جولائی کے نور میں چھاپا گیا ہے۔ اس جگہ اس دلدوز خط کا کچھ حصہ نقل کرتا ہوں۔ تاکہ دوستوں کو معلوم ہو سکے۔ کہ سندھ میں تندہی اور گرم جوشی سے کام کرنیکی کسقدر ضرورت ہے۔ چوہدری صاحب لکھتے ہیں۔ کہ:۔

"ڈیر شیخ صاحب! السلام علیکم۔ ہمارے ٹریکٹ کا جواب ایک تو خیر خواہ لڑکانہ میں ہفتہ وار نکلا۔ دوسرا ایک جواب پیر بخش بھٹو سے نکلا۔ تیسرا جواب مسٹر دیارام ہیمراج تیجوانی جو پکا آریہ ہے نے دیا ہے۔ اسکا جواب ہماری کتاب سے ڈبل ہے۔ اس کتاب کے ۲ صفحے کا ترجمہ کر کے بھیجتا ہوں اس سے آپ اندازہ لگا لیں۔ کہ اس نے کسقدر محنت کی ہے یہ اسلئے لکھتا ہوں کہ آپ اسکو ایک طرف پھینک دیں اور خیال نہ کریں۔ یہاں اس آریہ والی کتاب نے بالکل بہت کام کیا ہے۔ بہت لوگ جو ہماری کتاب پڑھنے سے بالکل پانی ہو گئے تھے۔ یہانتک کہ ویدوں اور شاستروں کو بالکل جواب دے بیٹھے تھے۔ قرآن شریف کی عزت انکے دل میں گھر گئی تھی۔ اس کتاب کے پڑھنے سے ان کے خیالات پھر بدل گئے ہیں۔ اور بہت ہمارے پاس آتے ہیں کہ اسکا جواب دو۔ ایک نے یہاں تک طمع زنی سے کام لیا۔ کہ جواب کے چھپوانے کے واسطے ہم ہی کچھ خرچ کر دیں گے۔ ایک ہندو سیٹھ نے یہ کتاب سب دھرم شالوں ٹھاکر دواروں شودواروں اور سماجوں میں مفت تقسیم کی ہے۔ اسکو بولتے ہیں ہمدرد اور دھرم کشا کی محبت اب اگر ہم اس کا جواب مکمل نہیں دیں گے۔ تو ساری محنت رائیگاں جائیگی۔ اور آنکھیں نیچی کرنی پڑیں گی۔ آپ رہے قادیان میں مگر ہم تو ہر وقت ان کے سامنے ہیں۔ اور میں نہیں چاہتا۔ کہ ہنسی ہو۔ آپ بڑے غور سے یہ کتاب پڑھیں اور کمال چھان بین سے اسکا جواب لکھیں۔ بہت کچھ بابا نانک کے شبدوں اور قرآن شریف سے اکمل ملاپ ہو ہندو اس جواب کو دل سے پڑھیں گے۔ اس جھگڑے سے فائدہ یہ ہوگا کہ اسلام کے اصول ان کے کانوں تک پہنچ جائیں گے۔ اب تمام سندھ کی آنکھیں ہماری طرف ہیں کہ جواب کب نکلتا ہے آپکو کام تو بہت ہے۔ مگر اب وقت آیا ہے کہ کوشش کر کے اسلام کی خدمت کی جاوے"۔

سالانہ تعطیل کی اطلاع

محترم ناظرین و معاونین آپکا خادم سال بھر کی خدمت کے بعد ایک پرچہ کی رخصت لیتا ہے۔ ۲۔ ستمبر کے پرچہ کے بعد ۱۷ ستمبر کا اخبار شائع نہیں ہوگا۔ انشاء اللہ ۳۔ اکتوبر ۱۵ء کو پرچہ شائع ہوگا۔ اگر پچھلے سال بھر میں اخبار کے ۲۳۔ نمبر چاہیئے تھے۔ مگر اس سال بجائے ۲۴ کے ۲۹ نمبر ناظرین کو دیئے گئے ہیں۔ یعنی ۶ نمبر زیادہ۔ ناظرین کرام کے لئے یہ امتیاز خصوصیت سے قابل غور ہے۔ سالانہ رخصت اخبار کے شروع سال میں لینے سے یہ فائدہ رہتا ہے۔ کہ ارسال شدہ وی پی پیکٹوں کے حساب و کتاب کے اندراج اور جدید سال کے رجسٹروں کی تیاری و ترتیب کے لئے عملہ کو مناسب موقعہ مل جاتا ہے۔

مینیجر نور قادیان

خیال رکھیں کہ ہمارے ہر ایک خریدار کے پاس ہر پرچہ پہنچتا رہے۔ اگر کسی کو کوئی پرچہ نہ ملے تو اطلاع دیں۔ ہم دوبارہ بھیج دیں گے۔ مگر ایسی اطلاع ۱۵ دن کے اندر ہونی چاہیئے۔ ورنہ بعد میں ہم ذمہ دار نہ ہونگے۔ اور نہ ہی مفت بھیجیں گے۔ ہر ایک خریدار کو اپنے نام کا نمبر یاد رکھنا چاہیئے۔ ہر خط میں نمبر لکھنا ضروری ہے۔ منیجر نور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

نور قادیان

مورخہ ۳ - ستمبر ۱۵ء

دعوتِ اسلام

زمزمۂ توحید

KHILAFAT LIBRARY

اگر یہ کہا جاوے - کہ توحید اسلام کی روح ہے - تو یہ ہر طرح سے صحیح اور درست ہوگا - جیسے بے لاگ - اعلیٰ - اتم - اکمل توحید اسلام میں پائی جاتی ہے - دیگر مذاہب میں ہرگز نہیں پاؤ گے - ہم نے ویدوں کو پڑھا - انجیل مقدس کا مطالعہ کیا - مگر اعلیٰ بے نظیر توحید کا سبق قرآن شریف ہمارے سامنے رکھتا ہے - دیگر مذہبی کتابوں میں ہمیں یہ سبق ہرگز نہیں ملتا ؛

اگر کوئی شخص قرآن شریف جیسی توحید اپنے مذہبی گرنتھوں میں تبلاوے - تو ہم بخوشی ایسے شخص کو یکصد روپیہ انعام دیں گے ؛

قرآن شریف فرماتا ہے -

فلا تجعلوا للہ انداداً وانتم تعلمون (البقر) ترجمہ :- پس تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ ساجھی نہ بناؤ - حالانکہ تم جانتے ہو ؛

اس جگہ مخلوق کے سامنے ایک فطرت کا مطالبہ پیش کیا ہے کہ تمہاری فطرتیں اس امر کو مانتی ہیں - کہ سوائے خدا کے اور کوئی چیز قابل پرستش نہیں ہے -

دوسری چیزیں جو تم پوجتے ہو - وہ سب کی سب مخلوق ہیں بتوں کو انسان خود تراشتا اور بناتا ہے - پھلادہ چیز جو خود انسان کے اپنے ہاتھوں کی ساخت پرداخت ہے - وہ معبود کیسے ہو سکتی ہے - عابد معبود کی پیدائش ہوا کرتی ہے - یا معبود کو عابد بنایا کرتا ہے ؟

وید مقدس میں آگ وہوا - پانی - چاند سورج کو بطور معبود کے مان کر اس کی مداح میں بہت کچھ گیت گائے ہیں - سو اس کے متعلق قرآن شریف فرماتا ہے -

والھکم اللہ واحد لا الہ الا ھو الرحمن الرحیم (البقر) اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم (آل عمران)

ترجمہ :- تمہارا خدا ایک ہی ہے - جو بڑا بخشنے والا نہایت مہربان ہے - اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے - اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے - جو دائم زندہ اور سب کو تھامنے والا ہے -

اس جگہ رب العالمین فرماتے ہیں - تمہارا خدا ایک ہی ہے - جو بڑا بخشنے والا اور مہربان ہے - اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے - کیونکہ وہ دائم زندہ سب کو تھامنے والا ہے - مگر برخلاف اس کے وید مقدس ہمارے سامنے یہ تعلیم رکھتا ہے -

اگنی میڑے پروہتم - (رگ وید پہلا منتر) یعنی آگ ہمارا گورو ہے -

مگر قرآن شریف ہمارے سامنے یہ اعلیٰ اور اکمل تعلیم رکھتا ہے - کہ اے مومنو! تمہارا گورو یا خدا وہ ہے - جو سب سے زیادہ بخشنے والا اور مہربان ہے - کیونکہ وہ دائم اور زندہ ہے -

اب آگ کو لو - وہ دائم کہاں ہے - اس میں زندگی کہاں - آگ تو اس رحمٰن نے انسانوں کے فائدہ کے لئے پیدا کی - آگ اور ہوا اور چاند اور سورج وغیرہ تو ہمارے خادم ہیں - ایک چیز جب ہماری مخدوم ہی نہیں ہو سکتی - وہ معبود کیسے ؛

پھر مذکورہ بالا آیت میں حقیقی معبود کی پہچان کے لئے ایک نہایت اعلیٰ اور اکمل نشانی ہمارے سامنے رکھی - اوّل فرمایا - کہ :-

اللہ لا الہ الا ھو الحی والقیوم -

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے - کیونکہ وہ دائمی زندہ اور ہر ایک چیز کو تھامے ہوئے ہے -

اب دیکھئے ان چیزوں کو جنکو بعض لوگوں نے اپنا معبود بنایا - ان میں دائمی زندگی کہاں ہے - مثال کے طور پر آگ کو لیجئے - جب چاہیں - ہم آگ کو بجھا سکتے ہیں - اگرچہ ہمارے پارسی دوستوں نے اس قسم کا وہم کیا ہے - اور وہ آتشکدہ کو لگاتار روشن رکھنے کی کوشش کرتے ہیں - تو پھر کیا اس میں دائمی زندگی مان لیں - حالانکہ ساتھ ہی اس کے قرآن کریم فرماتا ہے - وہ قیوم ہے تمام چیزوں کو تھامے ہوئے - مگر برخلاف اس کے آتشکدہ کو تھامنے کے لئے انسانوں کی کوشش درکار ہے - جس معبود کو قائم اور زندہ رکھنے کے لئے عابد کی ضرورت ہے وہ الحی اور القیوم سے کیا نسبت رکھ سکتا ہے -

اس کے آگے قرآن شریف نے ایک نہایت ہی اعلیٰ تعلیم لوگوں کے سامنے رکھی ہے - اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر اور احسان ہے - جس نے از راہِ کرم ہمیں ایسی بے نظیر - اعلیٰ - اکمل اور اتم کتاب دی - جس کا ایک ایک لفظ روحانیت اور معرفت میں ڈوبا ہوا ہے -

اس کے آگے توحید کے لئے ایک اور نہایت اعلیٰ راہ پیش کی ہے - قرآن کریم فرماتا ہے -

شھد اللہ انہ لا الہ الا ھو والملئکۃ واولوا العلم قائماً بالقسط لا الہ الا ھو العزیز الحکیم (آل عمران)

ترجمہ :- خود خدا اور اس کے سب فرشتے اور سب دنیا کے اہل علم گواہی دے رہے ہیں - کہ اللہ کے سوائے کوئی معبود نہیں - جو انصاف کرنے والا سب پر غالب اور بڑی حکمت والا ہے - اس جگہ قرآن شریف نے توحید کے لئے کیسی عمدہ راہ پیش کی ہے - خدا اپنی توحید کا گواہ ہے کیونکہ اس اکیلے نے ہی سب دنیا کو پیدا کیا ہے - اور پھر فرشتے گواہ - جو مقدس لوگوں اور انبیاء علیہ السلام پر خدا کے احکام لاتے ہیں - اور اس کے علاوہ اگر تمام اہل علم ملکر اس امر پر غور کریں - کہ خدا ایک ہے یا زیادہ - تو وہ اسی نتیجہ پر پہنچیں گے - کہ لاریب خدا ایک ہی ہے ؛

KHILAFAT LIBRARY

نگی آیت میں قرآن شریف نے ایک نہایت ہی اعلیٰ اور اتم طریقہ دیگر مذاہب کے سامنے قرآن شریف کی صداقت اور سچائی کے لئے پیش کیا ہے۔ اس بے نظیر طریقہ اور راہ فیصلہ کو پڑھ کر ایک معقول پسند انسان کی روح وجد میں آجاتی ہے۔

جتنے عیسائی۔ موسائی۔ آریہ۔ سناتنی وغیرہ ہیں۔ وہ دوسرے کسی نہ کسی رنگ میں توحید کو ہی مذہب کی روح قرار دیتے ہیں۔ تو قرآن شریف ان کے سامنے یہ اعلیٰ اکمل اور اتم طریقہ رکھتا ہے۔ کہ جب آپکے نزدیک بھی توحید بے نظیر چیز ہے۔ اور ہمارے نزدیک بھی نعمت غیر مترقبہ اور مذہب کی جان ہے۔ تو اے لوگو! ایک نہایت اعلیٰ اور اکمل ذریعہ فیصلہ آپ لوگوں کے سامنے رکھا جاتا ہے۔ تم اپنی کتاب کی توحید پیش کرو۔ اور قرآن شریف اپنی توحید پیش کرتا ہے۔ اور اگر از روئے واقعات حظہ یہ امر ثابت ہو جائے۔ اور آپ کی ارواح پکار اٹھیں۔ کہ درحقیقت قرآن شریف کی توحید اعلیٰ ہے۔ تو بتلاؤ۔ آپ کو قرآن شریف کی توحید قبول کرنے سے کیا عذر ہو سکتا ہے۔ چنانچہ قرآن شریف فرماتا ہے۔

قل یا اھل الکتاب تعالوا الی کلمۃ سوء بیننا وبینکم ان لا نعبد الا اللہ ولا نشرک بہ شیئاً ولا نتخذ بعضنا ارباباً من دون اللہ فان تولوا فقولوا اشھدوا بانا مسلمون (آل عمران)

ترجمہ:۔ تو (اے محمد) کہدے۔ اے کتاب والو! یہودیو۔ عیسائیو! سب جھگڑے چھوڑ کر ایک مساوی بات کی طرف آؤ۔ جو ہم میں اور تم میں مساوی حکم رکھتی ہے۔ وہ یہ کہ ہم خدا کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں۔ اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں۔ ہم (بنی آدم) ایک دوسرے کو خدا کے سوا حقیقی رب نہ سمجھیں۔ پھر اگر نہ مانیں۔ تو تم (مسلمانو) ان سے کہدو۔ کہ تم گواہ رہو۔ کہ ہم خدا کے فرمانبردار ہیں۔

اس جگہ خداوند تعالیٰ نے کیسے احسن اور افضل راہ فیصلہ مختلف مذاہب کے سامنے پیش کی ہے۔ جسقدر اہل کتاب ہیں۔ وہ کسی نہ کسی رنگ میں توحید کے قائل ضرور ہیں۔ اس لئے خداوند تعالیٰ نے اہل کتاب کے لئے ایک نہایت ہی عمدہ راہ پیش کی۔ کہ تم بھی توحید کو مانتے ہو۔ اور ہم بھی۔ کم از کم یہ امر تو ہم میں مشترک ہے۔ آؤ اس کے لئے متحدانہ خیالات کریں۔

اگر قرآن شریف کی توحید اعلیٰ۔ اکمل اور افضل ہو۔ تو پھر کیا وجہ ہے۔ کہ توحید کے ماننے والے ایسے بے نظیر کتاب پر جو بے نظیر توحید پیش کرے۔ ایمان نہ لادیں سبحان اللہ کیسی بے نظیر راہ اور کیسا عمدہ طریق فیصلہ ہے۔ مگر ایک عالم گواہ ہے۔ کہ کسی کو جرأت نہ ہوئی۔ مگر انسان بالکل خالی الذہن اور ضد اور تعصب سے پاک ہو کر اور مذاہب کی کتب مسلمہ اور قرآن کریم کو بغور دیکھے۔ تو لازماً اسے اس نتیجہ پر پہنچنا پڑے گا۔ کہ جیسی بے نظیر اکمل اور اتم توحید قرآن کریم پیش کرتا ہے۔ ویسی کسی اور کتاب میں میسر نہیں آسکے گی۔

پھر آگے چلکر حق سبحانہ فرماتے ہیں:۔

وعبدوا اللہ ولا تشرکوا بہ شیئاً (نساء)

اللہ ہی کی عبادت کرو۔ اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو۔ سبحان اللہ کیسی اعلیٰ اور بے نظیر توحید کی تعلیم ہے۔ اکثر لوگوں کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ گورو یا کسی اور فوق الطاقت چیز کے ذریعہ خدا سے ملاپ ہو سکتا ہے بغیر اس کے نہیں یہی وجہ ہے۔ کہ آج کل مختلف مذاہب میں لوگ گورو یا پیروں کو قریب قریب خدا کے پوجتے ہیں۔ ان کے پاؤں دھو کر پیتے ہیں۔ ان کی تصاویر کے سامنے پھول بتاشے چڑھا کر ان کے حضور پرارتھنائیں اور دعائیں کرتے ہیں۔ مگر ہماری بے نظیر کتاب اس کے متعلق یہ ارشاد فرماتی ہے۔ وعبداللہ ولا تشرکوا بہ شیئاً۔ یعنی خالص خدا کی ہی عبادت کرو۔ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ۔ سبحان اللہ کیسی بے نظیر تعلیم ہے

اور پھر اگلی آیت شریفہ میں اس کی وجہ کمال وضاحت اور صراحت سے بیان کی گئی ہے۔ کہ خدا کی عبادت اور اس کے صفات میں اوروں کو شریک کرنے میں کیا نقص لازم آتا ہے۔ کیونکہ ہماری کتاب اور دیگر صحائف مذہبیہ میں یہ ایک بڑا بھاری فرق ہے۔ کہ ہماری کتاب دعوے کے ساتھ دلائل رکھتی ہے۔ مگر دوسری جگہ ہمیں یہ بات حاصل نہیں ہوتی۔ اگر قرآن کریم بھی کہہ دیتا۔ کہ خدا کی عبادت کرو۔ اور کسی کو اس کا شریک نہ بناؤ۔ تو یہ ایک صرف دعویٰ ہی تھا۔ سو اگلی آیت شریفہ میں اس امر کو کما حقہ واضح کر دیا۔ کہ خدا کے سوا اوروں کو خدا کے صفات میں شریک کرنے سے کیا کیا نقائص لازم آتے ہیں۔ انسان اگر خدا کو پوجتا ہے۔ تو اس کا انتہائی منشاء یہی ہوتا ہے۔ کہ اُسے نجات حاصل ہو۔ اسی طرح اگر کوئی بتوں کو پوجتا ہے تو وہ بھی اپنے دل میں یہی بات لئے ہوئے ہے۔ کہ اُسے نجات حاصل ہو۔ گویا خدا اور بتوں کی پوجا کرنے سے اصل مقصود نجات ہے۔

تو اب دیکھنا یہ ہے۔ کہ کیا ماسواء اللہ کے کسی اور ہستی کی پوجا کرنے سے نجات حاصل ہو سکتی ہے۔ سو اس کے لئے قرآن کریم ارشاد فرماتا ہے۔ ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذالک لمن یشاء ومن یشرک باللہ فقد ضل ضلالاً بعیداً (نساء)

مطلب:۔ بے شک خدا مشرک کو نہیں بخشے گا۔ اور اس کے سوا جس کو چاہے گا۔ بخشدیگا۔ کیونکہ جو شخص خدا سے ساجھی بناتا ہے۔ وہ دور کی گمراہی میں ہے۔

وہ لوگ جو خدا کی صفات میں دوسرے وجودوں کو شریک کرتے ہیں۔ قرآن فرماتا ہے۔ کہ وہ لوگ دور کی گمراہی میں ہیں۔ اور کبھی بخشے نہیں جائیں گے۔ کیوں کہ ان کے دل یہ تو مانتے ہیں۔ کہ کسی ہستی کی پوجا اور پرستش سے انسان کو نجات حاصل ہوتی ہے۔ لامحالہ ایسی ہستی ضرور سب سے افضل ہونی چاہئے۔ مگر وہ خود ساختہ چیزوں کو اپنا حاجت روا سمجھتے ہیں۔ حالانکہ وہ خود ہی پتھر کو تراش کر اُس سے بُت بناتے ہیں جس چیز میں اتنی طاقت نہیں ہے۔ کہ وہ اپنے پر سے ایک مکھی تک اڑا سکے۔ وہ دوسروں کی نجات کا ذریعہ کیسے ہو سکتا ہے اس لئے بتوں کی پوجا کرنا حقیقت سے بعد اختیار کرنا ہے۔

اس کے علاوہ بعض لوگ آگ ہوا پانی وغیرہ کو اپنا حاجت روا سمجھتے ہیں۔ حالانکہ یہ چیزیں خدا نے انسان کے فائدہ کے لئے بنائی ہیں۔ آگ کے ذریعہ ہم اپنا کھانا پکاتے ہیں۔ پانی پیتے ہیں۔ ہوا ہمارے سانس کے کام آتی ہے۔ گویا یہ چیزیں ہماری خادم ہیں۔ تو جو چیز مخدوم ہی نہیں۔ وہ ہماری معبود کیسے۔ پانی ہوا وغیرہ تو بطور ہمارے سقہ اور پنکھا قلی وغیرہ کے ہیں۔ کیا کبھی سقہ اور پنکھا کی پوجا سے انسان کو نجات حاصل ہو سکتی ہے۔ ہرگز نہیں۔ اس لئے تو قرآن شریف نے فرمایا

ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ

پھر آگے قرآن کریم فرماتا ہے۔

انکم لتشھدون ان مع اللہ الھۃ اخری قل لا اشھد قل انما ھو الہ واحد وانني بری مما تشرکون (الانعام)

مطلب:۔ (تو ان سے پوچھ۔ کہ تم اللہ کے ساتھ ساجھی ہونے کی گواہی دیتے ہو؟ تو کہہ میں تو اس امر کی ہرگز گواہی نہ دوں۔ تو یہ بھی کہہ۔ کہ خدا ایک ہی ہے اور میں تمہارے شرک کرنے سے بیزار ہوں۔

دیکھئے قرآن شریف میں توحید کی تعلیم کس طرح کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے۔ اور خدا کے سوا دوسری ہستی کی پوجا کرنے والوں کو کن الفاظ سے یاد کیا گیا ہے۔ پھر فرمایا۔

قل انما امرت ان اعبد اللہ ولا اشرک بہ الیہ ادعو والیہ مآب۔ (الرعد)

تو کہدے۔ مجھے اسبات کا حکم ہوا ہے۔ کہ میں اللہ ہی کی عبادت کروں۔ اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کروں۔ اسی کی طرف بلاتا ہوں۔ میرا رجوع ہی اسی کی طرف ہے۔

خیال فرمائیے۔ قرآن شریف میں کس طرح توحید کی تعلیم کو کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے۔ بیشک دوسرے صحائف پر آپ نظر ڈالکر دیکھ لو۔ اور خوب دیکھ لو۔ آپ ہرگز ہرگز کسی کتاب میں ایسی توحید کی تعلیم نہیں پاؤ گے۔ یہ شرف صرف قرآن شریف کو ہی حاصل ہے۔ پھر فرمایا۔

وقضی ربک ان لا تعبدوا الا ایاہ (بنی اسرائیل)

مطلب:۔ تیرے رب کا قطعی فیصلہ ہے۔ کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔

خیال فرمائیے۔ اس جگہ کس وضاحت اور صراحت سے اس امر کو آشکارہ کیا گیا ہے۔ کہ خدا کا یہ قطعی فیصلہ ہے کہ اس کے سوا کسی کو اس کا شریک نہ بناؤ۔ کیسی واضح اور بین ہدایت ہے۔ بے شک دیگر صحائف پر غور کرو۔ آپ کہیں بھی

اس جگہ کسطرح کھول کھول کر بتلایا گیا ہے۔ کہ تمہارا مسجود صرف ایک ہی ہے۔ اُسی سے تعلق رکھو۔ کیونکہ اسی سے تعلق رکھنے سے ہی بشارت نصیب ہوتی ہے سبحان اللہ کسطرح واضح اور بین ہدایت ہے۔ کسطرح بت پرستی عناصر پرستی وغیرہ کا اس بے نظیر کتاب میں استیصال کیا گیا ہے۔

میں امید رکھتا ہوں۔ کہ انشاء اللہ تعالیٰ اپنے آئندہ نمبر میں اس موضوع پر اور بھی وضاحت سے روشنی ڈالوں گا۔ اللہ تعالےٰ مجھے توفیق دے۔ (آمین)

ایک نادر کتاب جو نور کے خریداروں کو مفت دیجائیگی

گورو کی بانی

سکھوں اور نانک پنتھیوں پر تمام حجت کے لئے یہ وہ بے نظیر کتاب ہے۔ کہ جب اس کتاب کے مختلف اجزاء کو اکتوبر ۱۹۱۲ء کے نور میں شائع کیا تو اس اعلیٰ اور بینظیر کتاب کے مضمون کے متعلق بدر نے لکھا۔ کہ "ہم امید کرتے ہیں۔ کہ اس مضمون پر باوا صاحب کی روح بھی خوش ہو کر ہمارے نوجوان دوؤں کے حق میں دعائے خیر کر رہی ہوگی"۔ (بدر ۱۰ اکتوبر ۱۲ء) الحکم نے لکھا۔ کہ "یہ مضمون قابل دید اور قابل اشاعت ہے" (الحکم ۲۸۔ اکتوبر ۱۲ء) ہمعصر الحق نے لکھا "یہ مضمون مدلل بر بناء واقعات صحیحہ و روایات مرجحہ و اقوال صادقہ نہایت شرح وبسط دیکر براہین قاطعہ اور دلائل ساطعہ سے ثابت کر دکھلایا ہے۔ کہ حضرت باوا صاحب مسلمان تھے"۔ المشیر مراد آباد نے لکھا۔ "اس امر کے لئے شیخ محمد یوسف صاحب ہر آئینہ قابل ستائش ہیں"۔ پیسہ اخبار نے لکھا۔ کہ "نہایت متین اور محققانہ طریقہ سے شری گرنتھ صاحب اور جنم ساکھی کلاں کے مستند حوالجات کی بناء پر خود باوا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے اقوال سے ہی یہ ثابت کر دکھلایا ہے۔ کہ باوا صاحب فی الحقیقت مسلمان تھے" (۱۶۔ اکتوبر ۱۲ء) اہل فقہ امرتسر نے لکھا۔ کہ "مضمون بسیط اور معنی خیز ہے۔ نہایت قابلیت سے باوا صاحب کے عقیدہ پر روشنی ڈالی گئی ہے"۔

غرضیکہ یہ بے نظیر کتاب جس کے لئے اپنے اور بیگانے یکساں رطب اللسان ہیں جن لوگوں کا چندہ اخبار یکم اکتوبر ۱۲ء تک ختم ہے۔ آئندہ سال کے لئے وصولی چندہ اخبار کے پیکٹ میں یہ بے نظیر کتاب مفت ارسال خدمت ہوگی۔ کتاب کی وجہ سے اخبار پر ٹکٹ زیادہ لگیں گے۔

اس لئے **دو روپیہ ایک آنہ** کی بجائے **دو روپیہ دو آنہ (۲/۱)** کا وی پی ارسال ہوگا۔

امید کہ ناظرین کرام نور کا وی پی وصول فرما کر دعا اور شکریہ کا موقع ایسا واضح اور بین حکم نہیں پائیں گے۔ پھر فرمایا

فالھکم الہ واحد فلہ اسلموا ولبشر المخبتین

مطلب:۔ تمہارا معبود ایک ہی ہے۔ پس تم اسی کی تابع ہو۔ اور تو (اے محمدؐ) خدا ہی سے تعلق رکھنے والوں کو خوشخبری سنا۔

نور خاکسار منیجر

ٹڈی دل نے دو بچے کھالئے!

ٹڈی دل کے متعلق اور تو بہت باتیں ہر شخص جانتا ہے کہ نہ صرف کھیتی باڑی اور فصلوں یا درختوں کا نقصان کر دیتی ہے۔ بلکہ بعض اوقات درختوں کے سبز چھال تک کو کھا جاتی ہے مگر یہ میں نے کبھی نہیں سنا۔ کہ ٹڈی دل نے کسی بچہ کو کھا لیا ہو۔ مگر اب سراج الاخبار افغانی منتشرہ کابل مندرجہ ۱۵ رمضان مطابق ۲۸۔ جولائی میں وہاں کی سرکاری خبروں میں ٹڈی دل کے نقصان کی کئی خبریں درج ہیں ان سے ایک میں لکھا ہے۔ کہ فلاں مقام پر ایک سات سال کا لڑکا اور چھ سال کی لڑکی کھیت کٹنے کے بعد خوشہ چینی کر رہے تھے۔ کہ وہ جنگل کی طرف گئے۔ کہ ٹڈی دل نے انہیں کھا لیا۔ ان کا تمام گوشت صاف کر دیا۔ صرف ان کے ڈھیر کی ہڈیاں اور سر باقی رہ گئے۔ کہ جن سے وہ شناخت ہو سکتے تھے۔ اور محمد صدیق خان نورزائی خان قریہ مذکور نے اس خبر کی تائید کی ہے اور اسی طرح اس علاقہ کے بعض دوسرے معتبروں نے بھی ٹڈی کی کثرت اور نقصان کی تصدیق کی ہے۔

KHILAFAT LIBRARY

نوٹ نکات اور رائیں

لائل گزٹ مصیبت میں

ایڈیٹر لائل گزٹ کی فطرت کچھ اس طرح واقعہ ہوئی ہے۔ کہ یہ دوسروں کی مصیبت اور دکھ دیکھ کر خوش ہوتا ہے۔ پچھلے دنوں بعض حالات کے ماتحت ایڈیٹر نور کو اپنی مالی مشکلات خریداران نور کے گوش گذار کرنی پڑیں۔ بس پھر کیا تھا۔ ایڈیٹر لائل گزٹ کی بن آئی۔ اس بندۂ خدا نے ہمیں اس اس طرح کوسا۔ کہ چپ ہی بھلی۔ ابھی اس بات کو چند ہی دن گذرے ہوں گے۔ کہ ۱۵۔ اگست کے لائل گزٹ میں بھائی صاحب کو اس سے بھی زیادہ دردناک اور اندوہ سوز الفاظ میں اپنے مالی مشکلات کی تکالیف کو آشکارہ کرنا پڑا ہے۔ ہمیں ایسی حالت میں بھائی صاحب سے محبت ہے۔ اور ہم دل وجان سے متمنی ہیں۔ کہ سکھ دوست دل کھول کر اس نازک وقت میں بھائی صاحب کی اعانت کریں حتی کہ بھائی صاحب گمشدوں سے نہال ہو جائیں۔ +

مگر لگے ہاتھ ہم ایک عرض بھائی صاحب سے کرنا چاہتے ہیں۔ کہ وہ ہمیشہ خدا سے ڈرتے رہیں۔ کسی کی تکالیف کو دیکھ کر خوش ہونا شیوۂ بہادری نہیں ہے۔ پارسی باں نے کیا سچ فرمایا ہے ؎

اے دوست بر جنازۂ دشمن جو بگذری
خنداں مشو کہ بر تو ہمیں ماجرا رود

آریہ ایڈیٹروں کو تازہ خطاب

اخبار پرکاش کا ایک نامہ نگار لکھتا ہے۔

مجھے افسوس ہے۔ کہ آریہ سماجک اخباروں کی ایڈیٹری کا کام بعض ایسے آدمیوں کے ہاتھ آگیا ہے۔ جن کا نہ کوئی اخلاق ہے۔ نہ دھرم۔ محض تھیٹر کے ایکٹر کی طرح ہر ہفتہ لوگوں کو ویدک دھرم پر چلنے کا سرمن دیتے ہیں۔ حالانکہ خود اس سے کوسوں دور ہیں"۔

آریہ اخبارات کو یہ تازہ سرٹیفکٹ مبارک ہو۔

آریہ دوست اور دعا کا اثر

مقدمہ برنالہ میں سرکردہ آریوں نے دعا کے اثر سے انکار کیا تھا۔ لیکن اب ۴۔ اگست کو بقول آریہ اخبارات تمام سماج مندروں میں برطانیہ کی فتح کیلئے دعا مانگی گئی۔ اور لالہ وزیر چند نے جو مقدمہ دل آزاری برنالہ میں ڈیفنس کے وکیل تھے۔ خود راولپنڈی سماج میں برطانیہ کی فوج کی فتحیابی کے لئے بقول خود دعا مانگی۔

اب لالہ وزیر چند صاحب کا یہ اخلاقی فرض ہونا چاہئے۔ کہ وہ مقدمہ برنالہ میں دعا کے اثر سے انکار کرنے پر اظہار تاسف کریں۔

ایڈیٹر لائل گزٹ کا سکھ ایجوکیشنل کانفرنس سے خطاب

سکھ ایجوکیشنل کانفرنس جو غالباً آئندہ ماہ اکتوبر میں ہوگی۔ جس کے لئے کل سکھ اخبارات دیدۂ راہ ہیں۔ اس کے متعلق لائل گزٹ لکھتا ہے ؛

تھا جنہیں ذوق تماشا وہ تو رخصت ہو گئے
لیکے اب تو وعدۂ دیدارِ عام آیا تو کیا
انجمن سے وہ پرانے شعلہ آشام اٹھ گئے
ساقیا! محفل میں تو آتش بجام آیا تو کیا

ایڈیٹر لائل گزٹ کا منشاء اظہر ہے۔ اس پر ہم اپنا کوئی حاشیہ نہیں چڑھانا چاہتے۔ ہاں اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اگر یہی الفاظ کسی اور کی قلم سے نکلتے۔ تو ایڈیٹر لائل گزٹ رائی کا پہاڑ تیار کر دیتا۔

انجمن ترقی اسلام کی طرف توجہ کرو

انجمن ترقی اسلام بے نظیر کام کر رہی ہے۔ ہندوستان میں تبلیغ جاری ہے۔ بنگال میں تبلیغ کا کام زور و شور سے ہو رہا ہے۔ مارشیس اور ولایت میں بھی سرگرمی ہے۔ حال ہی میں جاوا اور لنکا کی طرف بھی مبلغین روانہ ہونے والے ہیں۔ پنجاب۔ سندھ اور یوپی سکھوں اور نانک پنتھیوں میں اشاعت اسلام کا کام کو بھی میں نے کلیتہً انجمن موصوف کے سپرد کر دیا ہے۔ امید کہ انشاء اللہ تعالیٰ اس پر ہر طرح سے کافی دعائی توجہ کی جاویگی۔ ضرورت ہے کہ ایسی بے نظیر کام کرنے والی انجمن کو بھی خواہان ملت دل کھول کر چندہ دیں۔ آج اشاعت اسلام سے بڑھ کر دنیا میں اور کوئی کام نہیں ہے۔ اور انجمن ترقی اسلام بہ احسن وجوہ اس کام کو کر رہی ہے +

دو سکھ اخبارات میں کٹا چھنی

پچھلے دنوں لائل گزٹ نے یہ لکھا تھا۔ کہ :-

"جو کچھ غریب لائل گزٹ کے فنڈ یا اپنا اثاثۃ البیت تھا۔ سب روزانہ کو چلانے میں گنوا دیا"۔

مگر اس کے دو سکھ بھائی خالصہ اخبار نے اسے سفید جھوٹ پر محمول بتایا اور زور سے اس امر کا اظہار کیا۔ کہ بھائی جی کے گھر کا کل اثاثہ جوں کا توں موجود ہے۔ اور یہ سب باتیں صرف سبز باغ دکھانے کے لئے ہیں"۔

اب لائل گزٹ کا ایڈیٹر ۱۵۔ اگست کے پرچہ میں اس کا جواب دیتا ہے۔ کہ :-

"خدا کی شان کہ وہ لوگ جنہیں مرتکب اور منوجب میں فرق معلوم نہیں۔ لائل گزٹ کی زبان دانی کا امتحان کرنے بیٹھے ہیں۔ بھائی ہرچند سنگھ کے کسی پچھلے پرچہ میں بھائی تیجا سنگھ صاحب سابق انسپکٹر چیف خالصہ دیوان کو گالیاں دیتے ہوئے لکھ دیا۔ کہ وہ فلاں حرکت کے مستوجب ہوئے"!

قطع نظر اس کے کہ خالصہ اخبار کے الزام کا بھائی جی نے کہاں تک جواب دیا ہے۔ کوئی بہی خواہ مخلوق اس امر کو ایک آن واحد کے لئے بھی پسند نہیں کریگا۔ کہ دو سکھ اخبارات میں اسطرح کٹا چھنی ہو۔ جب کہ ایک طرف بھائی ہرچند سنگھ اور دوسری طرف بھائی امر سنگھ ہے۔ جب سنگھ بھائیوں کا باہمی یہ سلوک ہے۔ تو دریں صورت کسی دوسرے کا شکایت کے لئے لب کشائی کرنا کسی طرح بھی زیبا نہیں ؛

ویدمنتر کا ترجمہ

ایڈیٹر آریہ گزٹ نے وید کے ایک منتر کا حسب ذیل ترجمہ کیا ہے ؛

"ہم سب اس شکتی مان گیان مئے پرماتما کی استتی پرارتھنا اور اُپاسنا کرنی چاہئے جو سب کا بھلا چاہتا ہے۔ سب کی رکھشا کرتا ہے۔ اور اس سارے منوہر اور روچک سنسار کا کرتا دھرتا ہے۔ ہمیں صرف اس پرماتما کی سچے دل سے پرارتھنا کرنی چاہئے"

اس میں ایڈیٹر صاحب نے یہ ترجمہ کیا ہے۔ کہ وہ سارے جہان کی حفاظت کرتا ہے۔ اب سوال یہ ہے۔ کہ آدسرشٹی میں وہ تمام دنیا کا محافظ تھا۔ یا نہیں۔ اگر تھا۔ تو آدسرشٹی میں دنیا کے کس جنم کے عوض وہ جہان کی حفاظت کرتا تھا۔ کیونکہ آریہ دوستوں کا یہ اصول اعظم ہے۔ کہ ہر ایک سکھ یا دُکھ اپنے پچھلے جنم کے افعال کا نتیجہ ہے۔ اب سوال یہ ہے۔ کہ آدسرشٹی کی حفاظت دنیا کے کس فعل کا نتیجہ تھا

دوم :۔ اس منتر میں قبول کیا ہے۔ کہ وہ سب دنیا کا کرتا دھرتا ہے۔ کیا ارواح اور مادہ تمام دنیا سے باہر ہے۔ یا شامل۔ اگر شامل ہے۔ جیسا کہ آپ بھی قبول کرتے ہیں۔ تو ایشور ارواح اور مادہ کا خالق ٹھہرا۔ جو آپ کے اصول کے خلاف ہے۔ امید کہ کوئی آریہ دوست اس پر روشنی ڈالے گا ؛

KHILAFAT LIBRARY

علاقہ کاٹھیاواڑ میں لوگ مسلمان ہونے کیلئے تیار ہیں

علاقہ کاٹھیاواڑ میں یکمشت ہندو مسلمان ہوئے

اور بھی بفضل ایزدی آمادہ ہیں۔ ضرورت ہے کہ کوئی اسلامی شیر اس میدان کی طرف بڑھے۔ اس علاقہ میں اچھوت اقوام ہی بکثرت آباد ہیں۔ اگر ہمت کی جاوے تو بفضل خدا اکثر سعید ارواح حق قبول کرنے کے لئے تیار ہیں۔

ضرورت ہے۔ کام کرنے کی ؛

علاقہ دوابہ میں آریوں کو اچھوت اقوام میں کسقدر کامیابی ہوئی

اس وقت علاقہ دوابہ میں آریوں کے تین ہائی سکول ہیں۔ کل پرائمری سکول وغیرہ ملائے جاویں۔ تو دوآبہ کے علاقہ میں آریہ سماج کے ۲۲ سے زیادہ سکولز ہیں۔ وہاں راجپوت اقوام میں انہیں بے نظیر کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ سینکڑوں راجپوت لوگ آریہ بن گئے۔

ابھی چند روز ہوئے ہیں۔ کہ دینانگر میں آریہ سماج کا جلسہ تھا۔ تقریباً تین صد اچھوت لوگوں کی شدھی کیگئی۔ دنیا مانتی ہے۔ اور خود آریہ دوستوں کے دل اس امر کو محسوس کرتے ہیں۔ کہ آریہ سماج میں قوت ہاضمہ بہت کم ہے۔ کیونکہ اچھوت اقوام انسانی حقوق چاہتی ہیں مگر اس کے لئے بزرگان اسلاف کے اسوہ کی ضرورت ہے۔ برخلاف اس کے اسلام میں یہ طاقت ہے۔ کہ اگر آج کوئی خاکروب یا چمار سچے دل سے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہے۔ تو کسی مسلمان کو ازروئے اصول اس کے ساتھ کھڑے ہو کر نماز پڑھنے یا کھانا کھانے میں کچھ عذر نہیں ہوگا۔

اگر مسلمان دوست ہمت کریں۔ تو اچھوت اقوام میں انہیں بہت کچھ کامیابی ہو سکتی ہے صرف ہمت اور توجہ کی ضرورت ہے۔

اچھوت اقوام پر سرشنکر نائر

سرشنکر نائر نے اچھوت جاتیوں کی ترقی کے لئے ایک بڑی فصیح اور موثر تقریر کے دوران میں فرمایا۔ کہ نیچ جاتیوں کی ترقی کی تحریک ایک بڑی اہم تحریک ہے۔ اور اس سوال کو ٹھیک طور سے حل کرنے پر ہند کی آئندہ بہبودی اور برتری منحصر ہے۔ اور اچھوت اقوام کی ترقی کے واسطے ہندو دھرم کوئی رکاوٹ پیش نہیں کرتا۔ ہندوستان کی دلی ترقی چاہنے والا کوئی مذہب اخلاقی اور روحانی ترقی نہیں کر سکتا۔ جب تک کہ نیچ اقوام کی ترقی کے سوال کو بخوبی حل نہ کرے گا اگر ہندو بھائی ان اچھوت جاتیوں کا ادھار نہ کریں گے۔ تو جو راستہ ان (اچھوتوں) کے لئے صاف طور پر کھلا ہے۔ اس پر قدم بڑھا کر وہ خود اپنی ترقی کریں گے۔ یعنے عیسائی یا موسائی بن جائیں گے۔

کرشتا اور گوداوری کے متبرک کناروں پر عیسائی پادریوں نے ایک بڑی جماعت کو اپنے میں شامل کر لیا ہے جو پہلے ہندو تھی۔

جب تک کہ ہندو اس بات پر مستعد نہیں ہوتے کہ اچھوت جاتیوں کو مساوی حقوق عطا کریں۔ اور اس فرق کو دھیان میں نہیں لاتے۔ جو خود انسان کو اپنے چلن لیاقت اور استعداد پر مبنی نہیں ہے۔ اسوقت تک ہندی وقت اور بے وقت زیادہ ملکی اختیارات مانگنے کے بھی مستحق نہیں ہیں"۔

مسلمانوں کو دیدہ دا کر کے ان سطور کو پڑھنا چاہئے۔ جب ہندو لوگ جو اچھوت اقوام کے سایہ سے بھاگا کرتے تھے۔ اچھوت اقوام کو مساوات دینے کیلئے تیار اور آمادہ ہیں۔ تو مسلمان جن کے مذہب کی روح ہی مساوات ہے۔ وہ اب بھی کرایہ کی شرافت کو پرے پھینکنے کے لئے تیار نہیں ہوں گے ؛

مسلمان سرکاری درسگاہوں میں

ہم قلم البشیر نے صوبہ متحدہ کے حرفتی کالجوں اور اسکولوں میں جو گورنمنٹ کی جانب سے جاری ہیں۔ مسلمانوں کی تعداد حسب ذیل دکھائی ہے ؛

نام کالج	کل تعداد	مسلمان
یونیورسٹی ہائی اسکول الہ آباد	۳۹۹	۴۱
رڑکی کالج	۳۲۹	۳۳
لکھنؤ میڈیکل	۱۰۸	۹
آگرہ میڈیکل اسکول	۲۵۹	۳۲
الہ آباد ٹریننگ کالج	۳۴	۸
لکھنؤ ٹریننگ کالج	۵۴	۱۶
میزان	۱۱۸۳	۱۳۹

مذکورہ بالا مفید تعلیم گاہوں میں مسلمانوں کی تعداد

کسقدر کم ہے۔ کاش! مسلمان غور کریں۔ کہ آخر یہ کمی کیوں ہے اور کسطرح اس میں ترقی ہو سکتی ہے۔

افسوس ہے۔ کہ تقریباً یہی حالت ہر ایک صوبہ میں ہے۔ اور ہر جگہ مسلمان تعلیم میں پیچھے ہیں۔ جس پر کسی کو تنبہ نہیں ہوتا ؛

KHILAFAT LIBRARY

دارسا کی قدیم تاریخ

اگرچہ روسیوں نے جرمنوں کے مقابلہ پر مار کر نہیں بلکہ ایک جنگی چال چل کر خالی کیا ہے جسے جرمنوں کو خالی دیکھ از حد مایوسی ہوئی۔ یہ پہلا موقعہ نہیں۔ کہ دارسا ایک بیرونی حملہ آور کے ہاتھوں میں پڑا ہے۔ اس سے پہلے اس کی قسمت میں کئی ہیر پھیر ہوئے ہیں۔ سترھویں صدی سے لے کر اس کے قبضہ کے متعلق سویڈن۔ روس۔ پرشیا اور آسٹریا کے درمیان جدوجہد رہی ہے۔ سویڈن نے پہلے ۱۶۵۵ء میں اور پھر ۱۷۰۲ء میں اس پر قبضہ کیا۔ اور پھر ۱۷۹۴ء میں اس پر از سر نو قبضہ کیا۔ جب پولینڈ کے اندر غدر ہو رہا تھا۔ ۱۷۹۵ء میں تیسری دفعہ تقسیم کی گئی۔ تو دارسا مشرقی پرشیا کے قبضہ میں آگیا۔ پھر ۱۸۰۶ء میں نپولین نے اس پر تسلط جمایا۔ اور اسے ایک اور علاقہ دارسا کا پایۂ تخت بنا دیا۔ ۱۸۱۵ء میں آسٹریا اس پر قابض ہو گئے۔ اور ۱۸۱۳ء میں پھر روسیوں نے دارسا چھین لیا۔ ۱۸۳۱ء میں دارسا کا محاصرہ روسیوں نے کیا تھا۔ جب اس کے اندر ایک زبردست غدر ہوا تھا۔ ۱۸۶۳ء میں پولینڈ میں پھر غدر ہوا تھا۔ اور اس میں دارسا نے حصہ لیا ؛

الفاروق کا اجرا

میرے مکرم دوست میر قاسم علی صاحب قادیان سے عنقریب "الفاروق" نامی ہفتہ وار اخبار نکالنے والے ہیں۔ دل و جان سے دعا ہے۔ کہ مولیٰ کریم الفاروق کو اپنے پروگرام میں کامیاب کرے۔ دوستوں کو چاہئے۔ کہ مکرمی میر صاحب کی حوصلہ افزائی میں ہر طرح سے کوشاں ہوں قومی اخبار خصوصیت سے قومی توجہ کو چاہتے ہیں ؛ امید کہ خیر خواہان ملت الفاروق کے اجرا میں دامی درمی قدمی سخنی اعلنت سے دریغ نہیں کریں گے۔

تصویر کی توہین اور فتوائے اخراج

ایک شخص نے حضرت کی خدمت میں لکھا۔ کہ ایک احمدی نے مندرجہ فتویٰ دیا ہے۔

"ہم تصویر کو بالکل ناجائز سمجھتے ہیں۔ اگر مرزا صاحب کی تصویر کو خراب کیا جائے یا جلایا جائے۔ تو کوئی گناہ نہیں۔ یا خراب غلیظ جگہ پڑی ہو۔ تو کوئی حرج نہیں سمجھتے۔ کیا یہ فتوے صحیح ہے۔ اگر نہیں تو اسے جماعت سے خارج کریں۔

جواب

ہماری جماعت فتویٰ دینے والی جماعت نہیں۔ اگر کوئی شخص اپنے علم کی کمزوری کی وجہ سے غلط فتوے دیتا ہے۔ تو ہم اتنا ہی کہینگے کہ اس نے غلطی کی۔ جس بات پر اس کو حق نہیں تھا۔ اس میں وہ بولا۔ نہ یہ کہ اس کو احمدیت سے خارج کر دیں۔ یا کافر قرار دیدیں۔ حضرت صاحب کی تصویر کو جو شخص جان بوجھ کر ہتک کے لئے بگاڑتا ہے۔ درحقیقت وہ حضرت مسیح موعود کی ہتک کرتا ہے۔ اور اگر وہ شخص اس کو اس لئے جلاتا یا پھاڑتا ہے۔ کہ اس کے ذریعہ شرک پھیلنے کا خطرہ ہو۔ تو وہ ایک ثواب کا کام کرتا ہے فتویٰ دینے والے نے جس نیت سے فتوے دیا ہے۔ اس کا حال خدا تعالیٰ جانتا ہے۔ ہیں تو دلوں کا حال نہیں جانتا ؛ (الفضل ۱۵۔ اگست)

ایڈیٹر ارجن سے کوئی آریہ بحث کا نام نہیں لیتا

ایڈیٹر ارجن جو آج سے چند ماہ پہلے راسخ الاعتقاد آریہ تھے۔ مگر اب وہ آریہ اصولوں کا سرے سے انکار کرتے ہیں۔ آریہ مکتی کو دائمی نہیں مانتے مگر ایڈیٹر ارجن مکتی دائمی مانتا ہے۔ آریہ لوگ روح اور مادہ کو قدیم مانتے ہیں۔ مگر ارجن کا ایڈیٹر انکار کرتا ہے آریہ سماج شراد وغیرہ نہیں کرتی مگر ایڈیٹر ارجن شرادوں کا قائل ہے۔ گویا آریہ سماج اور ایڈیٹر ارجن کے اصول نہیں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ اور وہ کھلے بندوں آریہ سماج کو چیلنج دیتا ہے۔ کہ جسکا دل چاہے۔ وہ اس سے طبع آزمائی کرے۔ مگر کسی آریہ کو اس وقت میدان میں آنے کی جرأت نہیں پڑی۔ کیا مسافر آگرہ جو ہمیشہ مسلمانوں کا منہ چڑانے میں بڑا شیر ہے۔ وہ پہلے اپنے بھائی کو نہیں سمجھائے گا۔

آریوں کے دلوں میں آریہ بھاشہ کی قدر

آریہ لوگ اس بات پر بڑا زور دے رہے ہیں۔ کہ اردو کی جگہ آریہ بھاشہ ہونی چاہئے مگر خود یہ لوگ کہاں تک آریہ بھاشا کی قدر افزائی کرنے کے لئے تیار ہیں۔ سو وہ اس امر سے ظاہر ہے۔ کہ آریوں کا مشہور پرچہ "ستیہ دھرم پرچارک" جو ہندی میں تھا محض ناقدری کی وجہ سے بند ہو گیا۔ بھارت ادے ہفتہ وار سے ماہوار ہو گیا۔ اسوقت صرف ایک آریہ مترہفتہ وار ہے وہ بھی سخت نقصان سے چلایا جا رہا ہے۔ مگر جس بھاشا کا وہ اخبار ہے۔ مالدار ہے۔ اس لئے وہ نقصان کو فی الحال خاطر میں نہیں لاتے۔ مگر تا کے۔ کیا اسی برتے پر آریہ لوگ اردو کی جگہ ناگری بھاشا کو جس کی اجنبیت کا یہ حال ہے۔ جگہ دینا چاہتے ہیں۔

آریہ مسافر کا پرچہ ضبط

مثل مشہور ہے۔ جو خال حد سے گذرا۔ وہ بیشک مسا ہوا۔ مارچ کے مسافر نمبر میں آریہ مسافر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فداہ روحی اور ہمارے آقائے نامدار حضرت مسیح موعود کے متعلق بہت کچھ برا بھلا لکھا تھا۔ حضرت صاحب کی قلم سے احمدی پریس تو خاموش رہا۔ اور صرف گورنمنٹ عالیہ کو توجہ دلانا ہی مناسب خیال کیا گیا۔ جسپر گورنمنٹ عالیہ نے از راہ انصاف مسافر کے اس پرچہ کی ضبطی کا حکم صادر فرمایا۔ مگر پھر بھی مسافر کی حبارت آمیز قلم قابو میں نہ آئی پے در پے غلطیاں سرزد ہوئیں۔ آخر ماہ جون کے پرچہ میں مسلمانوں کے خلاف بہت کچھ لکھنے کے علاوہ آریہ گریجویٹ کی قلم سے ایسی گوہر افشانی بھی ہوئی۔ جو درجہ فحش تک پہنچی ہوئی تھی۔ وہ پرچہ ضبط کیا گیا۔

منیجر پریس نویسی

کا مقدمہ چلایا گیا اور جس مطبع میں وہ پرچہ چھپتا تھا۔ اس کی دو ہزار کی ضمانت ضبط ہو کر چار ہزار کی مانگی گئی۔ اگر آریہ سماج کا گریجویٹ ایڈیٹر اپنے تو سن قلم کو قابو میں رکھتا تو کیوں آج اُسے یہ روز دیکھنا پڑتا۔ کیا ماہ مارچ کی ضبطی پرچہ آنکھ وا کرنے کے لئے کافی نہ تھی۔

کیا مسافر آگرہ بھی اس واقعہ سے کچھ عبرت حاصل کرے گا؟

نور کی توسیع اشاعت کا سوال

نور جس خلوص قلب اور صدق نیت سے پیارے اسلام کی بجا آوری خدمت پر کمربستہ ہے۔ دوست و دشمن سب اس کے معترف ہیں۔ سکھوں اور آریوں میں جس تندہی اور جان فروشی سے آپکا یہ خادم تبلیغ اسلام میں مصروف ہے۔ یقیناً وہ اپنی نظیر آپ ہی ہے۔ ایسے بے ریا قومی خادم کی اعانت کرنا گویا اپنی مدد آپ کرنے کے مصداق ہے۔ دوستوں کو چاہیئے کہ وہ نور کی توسیع اشاعت کے لئے مربیانہ سعی کو کام میں لاویں، جسقدر نور کا دائرہ وسیع ہوگا۔ اسی قدر نور کی کرنیں زیادہ سے زیادہ پھیلیں گی۔

نور کا سال آگیہ شروع ہے۔ شروع سال میں احباب کرام کو توسیع اشاعت کے لئے سفارش کرنا نہایت آسان ہوتا ہے۔ ضرورت ہے۔ کہ نور کا ہر ایک خریدار اگر زیادہ نہیں۔ تو شروع سال میں کم از کم ایک ایک نیا خریدار عطا فرما کر دعا اور شکریہ کا موقعہ دیں۔ ایک ایک خریدار کا پیدا کرنا کچھ مشکل نہیں ہے۔ صرف توجہ کی ضرورت ہے۔

نور کا وہ کونسا خریدار ہوگا۔ جس کے ایک دو دوست نہ ہوں۔ اور پھر وہ کونسے دوست ہوں گے۔ جنہیں نور کی خریداری کے لئے کہا جاوے۔ اور وہ انکار کر دیں۔ صرف تھوڑی سی توجہ کی ضرورت ہے۔

دو روپیہ میں نور جیسا بے نظیر پرچہ جس میں سکھ آریہ اور اسلام کے متعلق بے نظیر علمی مضامین چھپتے ہیں۔ بہرحال سستا ہے ایک یا دو خریدار پیدا کرنا کچھ بھی مشکل نہیں ہے۔ صرف تھوڑی سی توجہ کی ضرورت ہے۔ میں دیکھوں گا کہ اس کار خیر میں پہلی لبیک کس دوست کی ہوتی ہے۔

KHILAFAT LIBRARY

گرنتھ صاحب کا انڈیکس

محبان قوم۔ گورو بانی کے شوقینو! آپ یہ سن کر خوش ہوگے۔ کہ یہ انڈیکس نامی کتاب جس کے لئے قوم بڑے عرصے سے انتظار کر رہی تھی۔ بھائی گنگا سنگھ جی گرنتھی ملوانے کئی سال کی سخت محنت کے بعد تیار کر کے اور دو دانوں کی ایک جماعت سے مرتب یعنی ٹھیک کرا کے اب چھپا دی ہے۔ اس بیش قیمت کتاب کو جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے۔ اگر گرو گرنتھ صاحب کی کنجی کہا جائے تو بجا ہے۔ اس کی مدد سے ہر ایک شبد کا راگ اور صفحہ بآسانی مل سکتا ہے۔ اور یہ بھی معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ فلاں شبد کونسے گورو صاحب یا بھگت جی کا ہے۔ اور فلاں راگ میں کونسے گورو صاحب یا بھگت جی کے الگ الگ کتنے شبد ہیں۔ یہ الفاظی انڈیکس جس کی بڑی ضرورت ہے۔

۱۴۳۰ صفحہ والے شری گورو گرنتھ صاحب جی کا ہے اس کے ۱۱۰ صفحے۔ کاغذ اور چھپائی اچھی اور قیمت صرف ۶ ر ہے۔ اس لاثانی کتاب کو ہر ایک گوردوارے۔ سنگھ سبھا۔ اپدیشک۔ راگی۔ اور خاصکر ہر ایک سکھ کو اپنے پاس رکھنی چاہیئے۔

پتہ:- بھائی گنگا سنگھ گرنتھی۔ گوبند گڑھ۔ ڈاکخانہ بالو گنج۔ شملہ۔

ریل کے مجرموں کو عبرتناک سزائیں

جی۔ آئی۔ پی۔ ریلوے کے منہارڈ ڈویژن کی پولیس نے بڑی محنت و جانفشانی سے چوروں کی ایک جماعت کا پتہ لگایا ہے۔ جو چلتی ٹرینوں میں سے اور سٹیشنوں پر ریلوے کا مال و اسباب چرایا کرتے تھے۔ اور مدت مدید سے انہوں نے اس کام کو ایک باقاعدہ پیشہ بنا رکھا تھا۔ اس جماعت کے پندرہ اشخاص کو جن میں عورتیں بھی شامل تھیں۔ مجرم قرار دیکر عبرت ناک سزائیں دی گئیں۔ ملزموں کی تحقیقات سشن جج ناسک کی عدالت میں ہوئی۔ اور مقدمہ کی سماعت کے بعد عدالت نے چھ اشخاص کو جس دوام بعبور دریائے شور اور چار کو دس دس سال قید با مشقت کی سزا دی۔ دیگر مقدمات میں بھی اسی قسم کی گرفتاریاں عمل میں آئیں۔ اور مجرم کیفر کردار کو پہنچائے گئے۔ سزا یافتہ مجرموں میں ایک شنٹنگ ماسٹر ریلوے کے چار سپاہی اور تین دیگر ملازم شامل تھے۔ ایک سطحی خیال کا آدمی کہے گا۔ کہ بڑی سخت سزائیں دیگئی ہیں۔

قاعدہ کی بات ہے۔ کہ جب کسی مجرم کو سزا دی جاتی ہے۔ تو دیکھنے والوں کو رحم آتا ہے۔ کیونکہ ارتکاب گناہ کے وقت وہ موجود نہیں ہوتے۔ غور کرو ملازمان ریلوے کا فرائض کے مال و اسباب کے محافظ ہیں۔ جب وہی چلتی ٹرینوں اور ریلوے سٹیشنوں سے مال و اسباب چرانا ایک باقاعدہ پیشہ بنا رکھیں۔ تو ایسے مجرموں کو سخت سزا نہ دینے سے عامۃ الناس کا مال و اسباب محفوظ و مصئون نہیں رہ سکتا۔ اسی بناء پر قوانین فطرت کی مقدس دفعہ میں اس قسم کے مفسدین کے لئے سخت سزا مقرر ہے۔ انما جزاؤا الذین یحاربون اللہ ورسولہ ویسعون فی الارض فساداً ان یقتلوا او یصلبوا او تقطع ایدیھم وارجلھم من خلاف او ینفوا من الارض۔ (پ ۶ - س المائدہ ع ۵)

جو لوگ اللہ اور اس کے رسولؐ سے لڑتے اور فساد پھیلانے کی غرض سے ملک میں دوڑے دوڑے پھرتے ہیں۔ ان کی سزا تو بس یہی ہے۔ کہ ڈھونڈ ڈھونڈ کر قتل کر دئے جائیں۔ یا ان کو سولی دی جائے۔ یا ان کے ہاتھ پاؤں الٹے سیدھے کاٹ دئے جائیں۔ یا ان کو دیس نکالا دیا جائے۔

جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد سعادت مہد میں قبائل عکل و عرینہ کے کچھ لوگ مدینہ منورہ میں آئے۔ وہاں کی آب و ہوا ان کو موافق نہ آئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حکم دیا۔ کہ دودھ دینے والی اونٹنیوں سے جا ملیں۔ اور ان کا موت اور دودھ پیتے رہیں۔ یہ پندرہ دودھ والی اونٹنیاں تھیں

جو مدینہ منورہ سے ۶ میل کے فاصلہ پر مقام ذوالجدو میں چرتی تھیں۔ الغرض وہ لوگ وہاں گئے۔ اور جب بھلے چنگے ہوگئے۔ تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے چرواہے کو مار ڈالا۔ اور اونٹنیاں بھگا لے گئے۔ صبح کو یہ خبر مدینہ منورہ میں پہنچی۔ آپ نے ان کے پیچھے سواروں کو بھیجا۔ دن چڑھے وہ سب پکڑے آئے۔ آپ نے حکم دیا۔ ان کے ہاتھ پاؤں کاٹے گئے۔ اور ان کی آنکھیں پھوڑی گئیں اور مدینہ کی پتھریلی زمین میں ڈال دئے گئے۔ وہ پانی مانگتے تھے۔ لیکن کوئی پانی نہیں دیتا تھا۔ ان کو ایسی سخت سزا اس بناء پر دی گئی۔ کہ انھوں نے چوری کی۔ خون کیا۔ ایمان کے بعد کافر ہوگئے۔ اور اللہ اور اس کے رسول سے لڑے۔

غور کرو۔ اگر حضرت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم صحابہ کے قتل کرنے والوں کو قتل نہ کرتے۔ تو اور عرب لوگ آکر آپ کے صحابہ کو اسی طرح قتل کرتے ؛

KHILAFAT LIBRARY

تمازت آفتاب

آج کل ہر کس و ناکس گرمی کی شدت اور دھوپ کی حدت سے نالاں ہے مگر اہل نظر جانتے ہیں۔ کہ دھوپ بڑے کام کی چیز ہے۔ بلکہ ایک نعمت عظمیٰ ہے۔ دھوپ اشیا میں نشوونما کی قوت پیدا کرتی ہے۔ دھوپ ہماری آنکھوں میں دیکھنے کی طاقت پیدا کرتی ہے۔ دھوپ موسم سرما میں غربا کے لئے آتشدان کا کام دیتی ہے۔ دھوپ سے امیر و غریب متمتع ہوتے ہیں۔ اور اس کے فوائد و عوائد ایسے بدیہی ہیں۔ کہ ان سے ایک سطحی خیال کا آدمی بھی انکار نہیں کر سکتا۔ مگر سائنس کی نظر بے حد وسیع و حدید ہے۔ سائنٹیفک طریقوں سے انسان نے ہوا کو تھاما۔ بجلی کو پکڑا۔ بے جان چیزوں سے وہ کام لئے۔ کہ جو جاندار بھی نہیں کر سکتے۔ امریکہ میں سائنٹیفک طریقوں سے دھوپ کی حرارت کو جمع کر کے اس سے وہ کام نکالے جاتے ہیں۔ جو کوئلے اور گیس سے نکل سکتے ہیں۔ تم متحیر ہو گئے۔ کہ دھوپ کوئلے یا گیس کا بدل کیونکر ہو سکتی ہے۔ مگر یہ واقعہ ہے۔ کہ امریکہ میں دھوپ کے بل پر ان سٹیم انجنوں کی طرح دھوپ کے انجن چلائے جاتے ہیں۔ موسم گرما میں مصر میں بھی نہایت شدت سے گرمی پڑتی ہے۔ اور اب وہاں دھوپ کے بل پر آبپاشی کی جاتی ہے۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے۔ کہ مصر میں کھیتوں کو سینچنے کے لئے ایک نیا آلہ ایجاد کیا گیا ہے۔ جو دھوپ ہی سے چلتا ہے۔ اس آلہ میں شیشے سورج کی گرمی کو جذب کر کے انجن کو گرم کر دیتے ہیں۔ انجن کو بھی شیشے میں جڑ دیا گیا ہے۔ شیشے اسقدر گرمی جذب کرتے ہیں۔ کہ پانی بھاپ کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ اور اس حرارت سے اتنی بھاپ بن جاتی ہے جس سے آلہ بخوبی چل سکے۔ اسطرح ایندھن کا خرچ بچ جاتا ہے۔ اور دھوپ کوئلے اور گیس کا کام دیتی ہے۔ بلاشبہ یہ آلہ مصر میں کھیتوں کو سیراب کرنے کے لئے نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔ کیا ہندوستان میں دھوپ سے کوئی مفید کام نہیں لیا جا سکتا۔ بجز اس کے کہ ہائے گرمی! وائے گرمی!! کی شکایت کی جائے۔

یہ امر بھی قابل غور ہے۔ کہ اسلام کی آسمانی کتاب صحیفہ فطرت کے کہاں تک مطابق ہے۔ قرآن کریم فرماتا ہے۔ ھو الذی خلق لکم ما فی الارض جمیعاً۔ (پ ۱ س البقرۃ ع ۳)

خدا وہ ہے۔ جس نے دنیا کی تمام چیزیں تمہارے نفع کے لئے پیدا کیں۔ آج تحقیقات جدیدہ نے دنیا کے بہت سے سربستہ راز فاش کر کے بتا دیا ہے۔ کہ انسان کیونکر خلیفۃ اللہ بن کر دنیا کی تمام چیزوں کو مسخر کر سکتا ہے ؛

کتب مطلوب

میرے ایک دوست کو یہ کتابیں پہلے ایڈیشن کی درکار ہیں۔ وہ قیمتاً خریدنا چاہتے ہیں جن کے پاس ہوں وہ عطا فرما کر دعا اور شکریہ کا موقعہ دیں۔

(۱) نشان آسمانی۔ (۲) شحنۂ حق (۳) برکات الدعا۔ (۴) لکچر سیالکوٹ۔ ۵۔ تقریر پُر وحدت وجود۔ ۶۔ تین سوالوں کا جواب۔ ۷۔ شہادت القرآن۔ ۸۔ ضرورت الامام ۹۔ کشف الوحی (۱۰) الانذار۔ ۱۱۔ حمامۃ البشریٰ۔ ۱۲۔ مبارکہ کی آمین۔ ۱۳۔ سراج منیر ۱۴۔ نور القرآن حصہ دوم۔ ۱۵۔ تحفہ بغداد۔ ۱۶۔ سرچشمہ آریہ ۱۷۔ تحفہ گولڑویہ۔ ۱۸۔ فتح اسلام۔ ۱۹۔ توضیح المرام ۲۰۔ براہین حصہ اول۔ ۲۱۔ براہین حصہ دوم۔ ۲۲۔ گورنمنٹ انگریزی اور جہاد۔

بدر نمبر ۱۱ سنہ ۱۹۰۲ء۔ بدر۔ نمبر ۱ و ۲۔ سنہ ۱۹۰۳ء

ریویو آف ریلیجنس انگریزی۔ فائل سنہ ۱۹۰۲ء و سنہ ۱۹۰۳ء و سنہ ۱۹۰۴ء۔

پرچہ۔ سنہ ۱۹۰۵ء مارچ۔ سنہ ۱۹۰۳ء نومبر۔ دسمبر

ریویو آف ریلیجنس اردو۔ سنہ ۱۹۰۵ء فائل

پرانے اشتہارات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

۲۰ فروری ۱۸۸۶ء۔ ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء۔ ۸۰ اپریل ۱۸۸۶ء خوشخبری۔ جولائی ۱۸۸۷ء۔ ۷ اگست ۱۸۸۷ء۔

۱۵ جولائی ۱۸۸۸ء۔ سبز اشتہار یکم دسمبر ۱۸۸۸ء۔

جو کوئی پرانا اشتہار حضرت صاحب کامل سکے ؛

خواجہ صاحب کے مسئلہ نبوت کے استفسار کے متعلق مولوی محمد علی صاحب کا جواب

ریویو ۱۹۱۰ء کے صفحہ ۴۷۲ پر مولوی محمد علی صاحب تحریر فرماتے ہیں "اس زمانہ میں جسقدر لوگ اصلاح کے لئے اٹھے ہیں۔ ان میں سے ایک احمدؐ ہی ہے۔ جو ایک نبی کے لباس میں اور نبوت کے منہاج پر ظاہر ہوا تمام وہ خصوصیتیں جو صرف انبیاء میں پائی جاتی ہیں۔ وہ ہمارے زمانہ کے احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام میں کامل طور پر پائی جاتی ہیں۔ اگر انبیاء کی ایک الگ جماعت ہے۔ جو دنیا کے دوسرے لوگوں سے ممتاز ہے تو یقیناً ہمارا احمدؐ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) اسی جماعت کا ایک ممتاز فرد ہے۔ اگر زردشتؑ ایک نبی تھا۔ اگر بدھ اور کرشنؑ نبی تھے۔ اگر حضرت موسیٰؑ اور حضرت مسیحؑ خدا تعالیٰ کی طرف سے نبی ہو کر دنیا میں آئے تو یقیناً یقیناً احمدؐ بھی ایک نبی ہے۔ کیونکہ جن علامتوں کے ذریعہ زردشتؑ اور دیگر انبیاء علیہم السلام کا نبی ہونا ہمیں معلوم ہوا وہ تمام علامتیں حضرت مرزا غلام احمد قادیانی ظلی و بروزی علیہ الصلوٰۃ والسلام میں موجود ہیں"

جناب خواجہ کمال الدین صاحب نے مختلف دوستوں سے مسئلہ نبوت کے متعلق شہادتیں طلب کی تھیں۔ میرے نزدیک جناب خواجہ صاحب کے لئے یہ سو شہادتوں کی ایک شہادت ہے۔

امید کہ اس شہادت کو پڑھ کر خواجہ صاحب کو اور کسی شہادت کی ضرورت نہیں رہیگی ؛

گرنتھ صاحب کا پدیش
روح اور مادہ ازلی نہیں ہے
اور
عقیدہ تناسخ کی تردید

(از قلم بھائی گوجر سنگھ صاحب لاثانی گرنتھی)

شبد:۔ وڈے کی یاں وڈ آئیاں کچھ کہنا کہن نہ جاء
سو کرتا قادر کریم دے جیاں رزق سنبھائے
سائی کار کماون دھر چھوڈی تنے پاء
نانک ایکی باہری ہور دوجی ناہیں جاء
سو کرے جے تسے رضاء

بھاو:۔ جیو دنیا میں آکر اپنے اپنے فرض ادا کرتے ہیں۔ جو کہ دنیا میں آتے وقت ان کی تقدیر میں لکھے جاتے ہیں۔ چونکہ واہگورو ہی سب جیوؤں کو رزق پہنچاتا ہے۔ اور قادر کریم ہے۔ اسواسطے شکایت کے لئے کوئی دوسری جگہ نہیں ہے پس واہگورو کے فضل و کرم اور اس کی رضا پر چلنا چاہئے یہاں رزق سنبھالنے کا کام فرما کر باوا صاحب نے اس امر کو ہر طرح سے آشکارہ کر دیا ہے۔ کہ رزق کا دینا دلانا خداوند تعالےٰ کے قبضہ قدرت میں ہے۔ مگر تناسخ والا ایک لمحہ کے لئے بھی اس امر کو قبول نہیں کریگا۔ بلکہ وہ تو اپنے رزق کی تنگی و فراخی کو اپنے پہلے جنم کے کرموں پر ہی محمول کرے گا۔

دورِ دنیا اور امیر لوگ

تری پلانے پون بیگ ہر رنگی حرم سنواریا
کوٹھے منڈپ ماڑیاں لاء بیٹھے کرپا سار یا
چیز کرن من بھاؤدے ہر بھجن ناہیں ہاریا
کر فرمائش کھایا دیکھ مہلت دن وساریا
رہی جوبن ہاریا

بھاو:۔ امیر لوگ ہر طرح کی عیش و عشرت میں مشغول رہتے ہیں۔ بلکہ جاہ و ثروت کے سبب موت کو بھلا بیٹھتے ہیں اور فرمائشیں ڈال ڈال کر عیاشی کو بڑھاتے ہیں۔ ایسے ایسے پرش نجات نہیں پا سکتے۔

دور دنیا اور غریب لوگ (عاجز)

سکھی بسے مسکینیا آپ نوار تلے
بڑے بڑے اہنکاریا نانک گرب گلے

بھاو:۔ عاجز لوگ دور دنیا میں اپنی زندگی آرام سے گذارتے ہیں۔

KHILAFAT LIBRARY

پڑھ پڑھ گڈی لدیئے پڑھ پڑھ کریئے ساتھ
پڑھ پڑھ بیڑی پائیے پڑھ پڑھ گڈئے کھات
پڑھئے جیتے برس برس پڑھئے جیتے ماس
پڑھئے جیتے ساس نانک لیکھے اکگل ہور
پڑھئے جیتے ساس نانک لیکھے اکگل ہور

بھاو:۔ دنیا میں عالم و فاضل بھی بغیر سچے ہادی کے ہدایت پر چلنے کے نجات نہیں پا سکتے۔

جپ جی صاحب:۔ سنئے سدھ پیر سُر ناتھ۔ سنئے دھرتی دھول آکاش
سنئے دیپ لوپاتال۔ سنئے پوہ نہ سکے کال۔
نانک بھگتاں سدا وِگاس۔ سنئے دکھ پاپ کا ناس

سنئے بولنئے اتھ سنئے دکھ سالاہن مند
سنئے جوگ جگت تن بھید سنئے ساست سمرت وید
نانک بھگتاں سدا وگاس۔ سنئے دکھ پاپ کا ناس

سنئے ست سنتوکھ گیان سنئے اٹھ سٹھ کا اشنان
سنئے پڑھ پڑھ پاوے مان سنئے لاگے سہج دھیان
نانک بھگتاں سدا وگاس۔ سنئے دکھ پاپ کا ناس

سنئے سراں گناں کے گاہ سنئے سیخ پیر پادشاہ سنئے اندھے پاویں راہ سنئے ہاتھ ہوسگا
نانک بھگتاں سدا وگاس۔ سنئے دکھ پاپ کا ناس

بھاو:۔ دور دنیا میں گیان کھنڈی و شرم کھنڈی مندرجہ بالا مراتب حاصل کرتے ہیں۔

دور دنیا اور دھرم کھنڈی

شبد:۔ آپی نے بھوگ بھوگ کے ہوا بھسمنت بھور سدھایا
وڈا ہویا دنیا دار کل سنگل گمت چلایا
اگے کیرنی کیرت دلہئے بہ لیکھا کر سمجھایا
تھاؤں نہ ہوویں پوندئی
ہن سنئے کیا رو آیا۔ من اندھے جنم گنوایا

بھاو:۔ دور دنیا میں ہوا و ہوس میں پڑے ہوئے جیو بہت دکھ پاتے ہیں۔ چلاتے ہیں۔ کوئی مددگار نہیں بنتا۔ اپنے جنم کو گنوا بیٹھتے ہیں۔

من کی گت کہی نہ جائے جے کو کہے پچھے پچھتائے
کاگت کلمن لکھن نار۔ منے کا بہہ کرن وچار
ایسا نام نرنجن ہوء جے کو من جانے من کوء
منے شرت ہووے من بدھ۔ منے سگل بھون کی سدھ
منے منہ چوٹاں نہ کھاء۔ منے جم کے ساتھ نہ جاء
ایسا نام نرنجن ہو۔ جے کو من جانے من کو۔
منے مارگ ٹھاک نہ پاء۔ منے بت کیوں پرگٹ چار
منے گگن چلے پنتھ۔ منے دھرم سیتی سمبندھ
ایسا نام نرنجن ہو۔ جے کو من جانے من کو
منے پاویں موکھ دوار منے پروارے ساد ھار
منے تریں تاریں گور کھ منے ڈانک بھویں نہ بھکھ
ایسا نام نرنجن ہو۔ جے کو من مانے من کو

بھاو:۔ دور دنیا میں عامل لوگ مندرجہ بالا رتبہ حاصل کرتے ہیں۔

سچ کھنڈی

پنج پروان پنچ پردھان تیج پاویں درگاہ مان
پنجے سوہے درواجان پنجاں کا گورواک دھیان

بھاو:۔ پنج بارگاہِ الٰہی میں جگہ پاتے ہیں۔

سچ کھنڈ وسے نرنکار
دورِ دنیا اور گورکھ

شبد:۔ سیو کیتی سنتو کھئی جن سچو سچ دھیایا
اوتی سندی پیر نہ رکھیو کر سکرت دھرم کمایا
اوتی توڑے دنیا بندھنا ان پانی تھوڑا کھایا
توں بخشیش اگلا نت دیویں چڑھے سوایا
وڈیائی وڈا پایا

بھاو:۔ معرفت رکھنے والے ہی دنیا سے نجات پاتے ہیں

دورِ دنیا اور من مکھ یعنی نفس امارہ کے غلام نہیں

نانک گورو چینئی من اپنے سچیت
چھٹے مل بو آڑ جیوں سنولے اندر کھیت
کھیتے اندر چھٹیاں کہہ نانک سہہ ناتھ
پھلیاں پھلیاں پٹرے بھی تن وچہ سواہ

بھاو:۔ من مکھ دور دنیا سے نجات نہیں پا سکتے۔ بلکہ کم سے کم دوجہ حاصل کرتے ہیں

(باقی آئندہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مسئلہ تقدیر

نمبر ۱

KHILAFAT LIBRARY

تقدیر کا مسئلہ ایک مشکل اور پیچیدہ مسئلہ ہے۔ اس لئے اس کے سمجھنے میں اکثر لوگوں کو مشکلات پیش آتی ہیں اور نادان یہ اعتراض کرنے لگتے ہیں۔ کہ اگر یہ مسئلہ درست ہے۔ تو ماننا چاہئے۔ کہ انسان جو کچھ کرتا ہے۔ اپنے اختیار سے نہیں کرتا۔ کوئی نیکی کرتا ہے۔ تو مجبور ہو کر۔ اور بدی کرتا ہے تو مجبور ہو کر۔ کیونکہ تقدیر کی رو سے جو کچھ کسی کے متعلق لکھا جا چکا ہے۔ اس کے خلاف ہونا ناممکن ہے حتیٰ کہ اگر کسی کی نسبت جہنمی ہونا لکھا گیا ہے۔ تو خواہ وہ کیسے ہی اچھے عمل کرے۔ لیکن انجام کار خواہ مخواہ بھی اس کے لئے ایسے اسباب پیدا ہو جائیں گے۔ کہ وہ دوزخ میں دھکیلا جائیگا۔ اور اگر کوئی بہشتی لکھا جا چکا ہے تو خواہ وہ کیسے ہی برے عمل کرے۔ بالآخر اس سے ایسے کام کرائے جائیں گے۔ کہ بہشتی ہو جائیگا۔

لیکن وہ لوگ اور وہ مذاہب جو خدا تعالیٰ کو علیم و خبیر صفات سے متصف مانتے ہیں۔ ان کے لئے یہ ماننا بھی ضروری اور لابدی ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کو ہر ایک چیز کا اور اس کی ہر حالت اور ہر فعل کا علم ہے۔ خواہ وہ چیز صفحہ دنیا پر ظہور پذیر ہوئی ہو یا ابھی عدم کا پردہ اس کے درمیان حائل ہو۔ اگر کوئی مذہب ایسا نہیں مانتا اور اپنے پیروؤں کو یہ عقیدہ رکھنے کی تلقین نہیں کرتا۔ تو وہ خدا تعالیٰ کے علم کو ناقص اور ادنیٰ درجہ کا بتاتا ہے۔ اور ساتھ اپنے ناقص ہونے کا بھی ثبوت دیتا ہے کیونکہ جب خدا کسی چیز کی نسبت علم تامہ نہیں رکھتا تو ضرور ہے۔ کہ اس کے علم میں نقص ہو۔ لیکن یہ کبھی ہو نہیں سکتا۔ کہ خدا کا علم بھی ناقص ٹھہرے۔ پس اس کے لئے یہی ماننا ضروری ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کو ہر ایک ذرہ کے ساتھ جو کچھ ہوتا ہے۔ اس کا علم ہے۔ اور ہر ایک چیز اور ہر ایک بات نے جس طرح واقعہ ہونا ہے۔ اسی طرح خدا اس کی کیفیت سے پورا پورا آگاہ ہے اور خوب جانتا ہے کہ فلاں چیز کا کیا انجام ہوگا۔ اور اس سے کیا کیا واقعات پیش آئیں گے۔

پس جب خدا تعالیٰ کو تمام چیزوں کی نسبت علم ہے۔ تو اسی طرح چونکہ خدا تعالیٰ کو انسانوں کے انجام کے متعلق بھی پورا پورا علم ہے۔ اور جو کچھ کسی انسان کا انجام ہونے والا ہوتا ہے۔ اسے خوب جانتا ہے۔ اس لئے اس کے نزدیک گویا ہر ایک انسان کے متعلق اس کا دوزخی اور بہشتی ہونا لکھا جا چکا ہے لیکن یہ یاد رکھنا چاہئے۔ کہ خدا تعالیٰ کے اس علم اور جاننے سے یہ لازم نہیں آتا۔ کہ خدا کا یہ علم انسانوں کو مجبور بھی کرتا ہے۔ کہ انسان ضرور اس علم کے ماتحت افعال کریں۔ وہ انسان جو یہ خیال کرتا ہے۔ کہ خدا کے علم کی وجہ سے انسان اس بات پر مجبور ہے۔ کہ وہی کچھ کرے۔ جو اس کے متعلق لکھا جا چکا ہے۔ غلطی کرتا ہے کیونکہ ہم دنیا میں دیکھتے ہیں۔ کہ کسی شخص کو کسی دوسرے شخص کی نسبت کسی بات کا علم ہو جانا نتیجہ نہیں پیدا کرتا۔ کہ اس کا علم اس کے کرنے پر اسے مجبور کرتا ہے۔ مثلاً ایک شخص لنڈن جانے والا ہے۔ اس کے وہاں جانے کا علم کسی ذریعہ سے زید کو ہو جائے۔ اور وہ کسی دوسرے شخص کو بھی بتا دے۔ کہ فلاں آدمی کل لنڈن جائیگا۔ اور پھر وہ چلا بھی جائے۔ تو کیا اس سے یہ نتیجہ نکالا جائیگا۔ کہ زید کو چونکہ اس کے لنڈن جانے کا علم تھا اس لئے وہ چلا گیا ہے۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ یہ ہوگا۔ کہ چونکہ اس نے لنڈن چلا جانا تھا۔ اس لئے زید کو اس کے جانے کا علم تھا۔ اور ایسا ہی ہوا۔

پس اسی طرح اگر کسی شخص کی نسبت خدا تعالیٰ کو یہ علم ہے۔ کہ یہ جہنمی ہے۔ تو اس سے یہ لازم نہیں آتا۔ کہ خدا کا علم اسے جہنمی بناتا ہے۔ بلکہ یہ کہ چونکہ اس نے ضرور اپنے افعال اور کردار سے جن میں وہ خود مختار اور آزاد تھا۔ جہنمی بننا تھا۔ اور خدا تعالیٰ کو علیم کل ہونے کی وجہ سے اس کا پہلے ہی سے علم تھا۔ اس لئے وہ جہنمی ہوا۔ ہاں اگر ایک شخص کو مجبور کر کے اس سے برے اعمال کروائے جائیں۔ اور اسے نیک اعمال کرنے سے روکا جاتا تھا۔ تو کہا جا سکتا تھا۔ کہ انسان مجبور ہے جس طرح اسکو کروایا جاتا ہے۔ اسی طرح کرتا ہے۔ لیکن جب ایسا نہیں ہے۔ اور انسان کو ہم اپنے افعال اور کردار میں خود مختار دیکھتے ہیں۔ تو کوئی وجہ نہیں ہے۔ کہ اسے مجبور اور معذور سمجھ لیا جاوے۔ کیا وہ انسان جو دنیا میں نیکی کرنے کی کوشش کرے۔ اور برائیوں سے تجنب رہنا چاہے۔ اسے کوئی ایسا کرنے سے روکتا ہے۔ اور کیا وہ انسان جو اپنی طاقتوں کو ناجائز طور پر خرچ کر کے گناہ کا مرتکب ہوتا اور اپنے لئے جہنم کی آگ بھڑکاتا ہے۔ اسے مجبور کر کے کوئی ایسا کرواتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ خود بخود ہی دونوں قسم کے انسان اپنی خوشی اپنی مرضی اور اپنی خواہش سے جو کچھ چاہتے ہیں۔ کرتے ہیں۔ دنیا میں ایک انسان اگر خدا تعالیٰ کی فرمانبرداری کرنا چاہے۔ تو وہ کر سکتا ہے۔ اور اگر ایک نافرمانی کرنا چاہے۔ تو وہ بھی کر سکتا ہے۔ اس لئے انسان کسی صورت میں مجبور نہیں کیا جا سکتا۔ مجبور تو تب ہوتا۔ جبکہ اس میں صرف ایک ہی طاقت ہوتی۔ اور اس کے خلاف کرنے کی اسے کچھ قدرت نہ ہوتی لیکن جب اس میں کرنے اور نہ کرنے کی دونوں قدرتیں ہیں۔ تو پھر ہرگز مجبور نہیں ہو سکتا۔

پس اگر کوئی شخص نادانی اور کم عقلی کی وجہ سے یہ سمجھ لے۔ کہ خواہ میں برائی کروں۔ یا بھلائی۔ یہ سب کچھ میں مجبوراً کر رہا ہوں۔ تو یہ اس کی غلطی ہے۔ کیونکہ ہر ایک انسان اپنے اعمال میں خود مختار ہے۔ جیسا وہ کرے گا۔ ویسا بھریگا۔ اور ضرور اس کے اعمال کا محاسبہ ہوگا۔ اور اس کے اعمال کے مطابق اُسے جزا و سزا دی جائے گی۔ اگر یہ مان لیا جائے۔ کہ انسان جو کچھ کرتا ہے۔ یہ محض مجبور ہو کر کر رہا ہے۔ تو اس طرح تمام مذاہب پر پانی پھر جاتا ہے اور تمام انبیاء کی بعثت (نعوذ باللہ) لغو ثابت ہوتی ہے کیونکہ جب انسان مجبور ہے۔ تو پھر شریعت کے آنے اور انبیاء کے ہدایت دینے سے کیا ہو سکتا ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ کا انبیاء کو بھیجنا اور لوگوں کے لئے شریعتوں کا نازل کرنا بتاتا ہے۔ کہ اس نے انسانوں کو اپنے افعال میں خود مختار قرار دیا ہے۔

(باقی آئندہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ❊ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

آریہ سماج اور ایشور پرستی

(از قلم مولوی عمر الدین صاحب شملوی)

(گذشتہ سے پیوستہ)

KHILAFAT LIBRARY

لہذا مخلوق وحادث ہے۔ ورنہ کوئی وجہ نہیں۔ کہ ستیہ پرکرتی سے بنی ہوئی دنیا حادث اور ازوال اور تغیر وتبدل کے تابع ہو۔ بات تو بڑی صاف ہے۔ مگر ابھی ہمارے سماجی دوست نہیں مانیں گے۔ اس لئے ہم ان کی خاطر ان کے سوامی صاحب کی ایک تحریر پیش کرتے ہیں۔ سنو

"اگر دنیا کی علت مادی برہم ہووے۔ تو وہ برہم زوال اور تغیر و تبدل کے تابع ہو جائیگا"۔

(ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۷۹)

اگر آریہ سوامی جی کی اس دلیل کو صحیح مانتے ہیں۔ اور یہ یقیناً صحیح ہے۔ تو پھر ہم سوال کرتے ہیں۔ کہ برہم کیوں زوال اور تغیر و تبدل یعنی حدوث کے تابع ہوگا۔ ظاہر بات ہے۔ کہ یہ پرتیکش پرمان ہے۔ کہ دنیا حادث ہے اور سوامی جی نے صاف لکھا ہے۔ کہ دنیا فانی ہے۔ اس پرتیکش پرمان (ثبوت بین) سے صاف پایا جاتا ہے۔ کہ یہ سب تغیرات دنیا کی علت مادی پر ہوتے ہیں۔ ورنہ دنیا تو کوئی چیز ہی نہیں ہے۔ دنیا مادہ کی مرکب حالت کا نام ہے

پس اگر علت مادی برہم ہے۔ تو وہ حادث ہے اور اگر علت مادی پرکرتی (ذرات عالم) ہے۔ تو وہ حادث ہے۔ اس میں تو کوئی شک وشبہ نہیں۔ کہ علت مادی پرکرتی ہی ہے۔ لہذا یہ بھی بلاشبہ ثابت ہوگیا۔ کہ پرکرتی حادث ہے اور جب پرکرتی حادث ہے۔ تو بس جھگڑا صاف۔ کیونکہ ایشور کی شکتی تو اس پرکرتی کی قدامت پر ہی موقوف تھی۔ اور پنڈت دینا ناتھ کے نزدیک خدا کی خلائی ثابت نہیں ہوتی۔ اگر مادہ کو قدیم نہ مانیں۔ تو چونکہ اس کی عدم قدامت تو ہم نے سوامی دیانند کے ہی قول سے دکھا دی ہے۔ اس لئے آریہ ایشور کا سروشکتیمان ہونا قایم نہ رہا۔ اور یہ کہنا بالکل درست ہوگیا۔ کہ جس قسم کی ایک عبارت سے استدلال کرکے حدوث مادہ کا ثبوت دیا گیا ہے۔ اس قسم کی بہت سی عبارتیں میرے مدنظر ہیں۔ اور آریوں کو ان کا رد کرنا محال ہے۔ ہاں میں جانتا ہوں۔ کہ وہ یہ کہدیں گے۔ کہ صاحب ایشور تو چونکہ لاتبدیل ہے۔ اس لئے اس کے علت مادی ہونے سے وہ حادث ہو جاتا مگر مادہ تو خود قابل تغیر وتبدل ہے۔ یہ اس کی فطرۃ ہے۔ اس لئے پرکرتی کے علت مادی ہونے سے پرکرتی کے حادث ہونے پر استدلال صحیح نہیں ہے۔ مگر یہ کہنا بھی اپنی عدم واقفیت کا ثبوت دینا ہوگا۔ کیونکہ اگر مادہ باوجود تغیر وتبدل اور بازوال ہونے کے بھی قدیم ہو سکتا ہے۔ تو انہیں اثرات کے باوجود ایشور بھی رہ سکتا ہے۔ اور اس سے کوئی دوش نہیں آتا۔ مگر ان اثرات کو قبول کرنا ہی تو حادث ہونے کی دلیل ہے۔ ورنہ کوئی آریہ سماجی ہمیں بتائے کہ حادث اور کیا ہوتا ہے۔ یا حادث کا اور نشان کیا ہے نیائے درشن میں سانکھ درشن میں سیشک درشن میں حادث کے یہی نشانات لکھے ہیں۔

اب ہم ایک عقلی دلیل مادہ کے فانی ہونے کی پیش کرتے ہیں۔ تاکہ ہمارے سماجی دوست یہ نہ کہیں۔ کہ الزامی جواب پر ہی اکتفا کیا گیا ہے۔ لو سنو!

دلیل عقلی! اگر مادہ قدیم ہے۔ تو ضرور وہ متحرک ہے یا غیر متحرک۔ اگر کہو۔ کہ وہ متحرک ہے۔ تو یہ حرکت کی حالت قدیمی ہے۔ اور یہ حرکت جس انداز پر چل رہی ہے۔ وہ انداز رفتار بھی قدیمی ہے۔ اب یہ حرکت ایک ہی جانب کو ہوگی کیونکہ مادہ میں کوئی ارادہ نہیں ہے۔ لہذا یہ ماننا پڑے گا کہ مادہ ایک سمت خاص کی طرف باقاعدہ حرکت کر رہا ہے۔ مگر مشاہدہ اس کے خلاف ہے۔ اس لئے مادہ کی حرکت ذاتی نہیں ہے۔ بلکہ مادہ بذات خود تو ساکن ہے۔ البتہ اسے حرکت پر ماننے نے دی ہے۔ اس لئے جب وہ اسے ساکن کرنا چاہتا ہے۔ ساکن کر لیتا ہے اور جب متحرک کرنا چاہتا ہے متحرک کر لیتا ہے۔ لیکن اب سوال یہ ہے۔ کہ مادہ جو ازل سے ساکن ہے۔ اس کی یہ سکون کی حالت کس نے توڑ دی۔ سوامی دیانند صاحب نے مانا ہے۔ کہ مادہ کو حرکت خدا نے دی۔ اور سانکھ درشن نے بھی یہی مانا ہے۔ اس لئے یہ ماننا پڑا۔ کہ مادہ کی ایک حالت کو خدا نے فنا کر دیا ہے۔ اور ایک دوسری حالت جسے حرکت کہتے ہیں۔ وہ پیدا کر دی۔ اور نیست سے ہست اور ہست سے نیست کی یہ ایک عام فہم مثال ہوگئی۔ اب کسی مہاشہ کا یہ کہدینا کہ صاحب حالت کا فنا ہونا یا پیدا ہونا اس بات کا ثبوت نہیں ہو سکتا۔ کہ مادہ خود بھی فنا ہوا یا ہست ہوا۔ بالکل بے معنی بات ہے۔ کیونکہ یہ ہم پہلے دکھا چکے ہیں۔ کہ ازلی کے صفات وحرکات بھی ازلی ہوتے ہیں۔ پس حرکات مادہ کا خالق خدا ہے۔ اور یہ مادہ کی حالت سکون کا فنا ہے اور اس سے یہ نتیجہ بدیہی طور پر نکل آیا۔ کہ مادہ قابل فنا ہے۔ اور حرکت کے پیدا کرنے میں خدا تعالےٰ کی ذات میں کوئی تغیر نہیں آتا۔ اس لئے یہ حرکت بھی نیست سے ہست ہوئی۔ اور اگر حرکت دینے میں خدا کی طاقت بھی کچھ کم ہو جاتی ہے۔ تو نہ صرف مادہ ہی حادث ہوا۔ بلکہ ایشور بھی ❊

مثال! مذکورہ بالا دلیل کو اپنے دوستوں کے ذہن نشین کرنے کے لئے ہم ایک مثال پیش کرتے ہیں۔ جو یہ ہے۔ کہ فرض کرو۔ قدیم سے ایک پانی کا تالاب ہے۔ جسکا پانی نہ گھٹتا ہے۔ نہ بڑھتا ہے۔ بلکہ چونکہ وہ قدیم سے ہے۔ اس لئے ہمیشہ جوں کا توں ہی چلا آتا ہے۔ سورج کی گرمی بھی اس پانی کی حالت کو بدل نہیں سکتی۔ کیونکہ وہ قدیم سے پانی ہے اور ہمیشہ ایسا ہی رہیگا۔ اور اگر ایسا نہ رہے۔ تو یہ قدیم نہ ہوگا۔ کیونکہ بقول آریہ دوستوں کے کوئی وجہ نہیں۔ کہ ایک قدیم مادہ کو یا قدیم مادہ کی صفت کو بھی کوئی چیز تاش کر سکے۔ جیسے کہ سوامی دیانند جی نے ستیارتھ پرکاش میں صاف لکھا ہے۔ کہ ایشور آگ کی گرمی کو یا پانی کی سردی کو قطعاً دور نہیں کر سکتا۔ پس اگر مالاب کا پانی قدیمی فرض کر لیا جاوے۔ تو یہ ضروری ہوگا۔ کہ وہ پانی ہمیشہ پانی ہی رہے ❊ اور ایک ہی حالت پر رہے ❊ (باقی آئندہ)

آریوں، سکھوں، عیسائیوں میں اشاعت اسلام کیلئے نور بک ڈپو کی نہایت مفید کتابیں

سوانحعمری حضرت باوا نانک صاحب:۔ یہ اس ولی اللہ کی سوانحعمری ہے جس نے آج سے چار صدی پہلے ہندوؤں کے گھر پیدا ہو کر ہندو مذہب کے کل عقائد باطلہ کا رد کر کے لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا نعرہ بلند کیا اور اپنے حال و قال سے ظاہر کر دیا ہے۔ کہ اسوقت اگر کوئی اس نیلگوں آسمان کے نیچے سچا مذہب ہے۔ تو وہ صرف اسلام ہی ہے۔ شروع پیدائش سے لیکر تا دم آخر اس ولی اللہ کے صحیح حالات سکھ صاحبان کی نہایت معتبر کتب کے حوالجات سے قلمبند کئے گئے ہیں۔ کتاب کیا ہے صداقت کا آئینہ معرفت کا دریا۔ روحانیت کا چشمہ اسلام کا نور۔ اسوقت اس ولی اللہ کے کروڑہا نام لیوا ہیں جو ایک یا دوسری وجہ سے اس خدا کے پیارے بھگت کی تعلیم سے دور جا رہے ہیں۔ ضرورت ہے کہ خدا کے نام اور دین کی منادی کرانے والے چند بہی خواہ اٹھیں جو کثرت سے اس مفید ترین کتاب کو سکھوں اور آریوں میں تقسیم کر دیں۔ امید کہ انشاء اللہ ہفتہ عشرہ تک کتاب چھپکر آجائیگی۔ ۱۸×۲۲ کے سائز پر ۲۰۰ صفحہ کی ضخیم کتاب ہے۔ لکھائی چھپائی نہایت ہی اعلیٰ کاغذ عمدہ قیمت ۱۲ر

KHILAFAT LIBRARY

قدیم ہندوستان کی روحانی تعلیم

اس بے نظیر کتاب کی نسبت حضرت حاجی حکیم مولوی نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ تحریر فرماتے ہیں۔

"میں نے کتاب ہندوستان کی روحانی تعلیم کو کمال دلچسپی سے پڑھا۔ مجھے بہت ہی پسند آئی۔ اس کتاب کے مطالعہ سے مجھے بہت ہی خوشی حاصل ہوئی کتاب بہت ہی دلچسپ ہے۔

دستخط نورالدین (خلیفۃ المسیح)

علاوہ ازیں ہندوستان کے چیدہ چیدہ اخبارات نے اس پر بہت ہی عمدہ ریویوز کئے ہیں۔ مسلمانوں کے ہندوستان میں آنے سے پہلے ہندوستان کی روحانی حالت تمدنی ملکی۔ مجلسی حالت کا ہو بہو فوٹو دیدرامائن مہابھارت کا ہو بہو عکس ہے۔ قیمت صرف ۸ر

آریہ دھرم کا پول:۔ یہ وہی بینظیر مختصر اور جامع کتاب ہے جو ہو بہو آریہ سماج کی کل مسلمہ اور مستند کتب کا فوٹو اور پول ہے۔ اول سالہ ۱۹۱۱ء میں اسکا پہلا ایڈیشن چھپا۔ اور اب پھر دوبارہ کمال صحت اور عمدگی کے ساتھ دوسرا ایڈیشن طبع ہوا۔ اس بے نظیر کتاب کی خوبی اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگی کہ ایک معزز و مکرم سکھ سردار نے ۳۰۰ کاپیاں خرید کر اپنے دوستوں میں مفت بطور تحفہ تقسیم کی ہیں قیمت صرف ۱۰ر۔ دوستوں کو چاہئے۔ کہ ایسی بے نظیر کتاب کو دفتر نور سے خرید کر آریہ دوستوں میں مفت تقسیم کر کے ثواب دارین حاصل کریں:

جھوک مہاری والی:۔ پنجابی لوگوں میں سلسلہ کی تبلیغ کرنے کے لئے ایک بے نظیر کتاب ہے۔ یہ وہ شہرۂ آفاق کتاب ہے۔ آج جسکا گھر گھر چرچا ہے۔ اور جسکا پہلا ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ بک گیا ہے۔ اور اب دوسرا ایڈیشن کمال صحت عمدہ خط اور عمدہ چھپائی کے ساتھ طبع ہوا ہے۔ پنجابی نظم کمال کی دلکش اور دلربا ہے۔

قیمت صرف ۱ر پون آنہ

سوامنگلا:۔ ایک مذہبی دلچسپ اور پر لطف ناول جسکا روح اور مادہ کی ازلیت اور ابدیت کا کنڈلان رد تناسخ کی خوفناک سے خوفناک برائیاں تناسخ کے ثبوت کے بڑے بڑے نتائج کو ایسے پیرائے میں دکھایا گیا ہے جس کو پڑھ کر سنگدل سے سنگدل انسان کی آنکھوں میں بھی آنسو ڈبڈبا آتے ہیں۔ طرز تحریر ایسا کہ ایک پرائمری کا طالبعلم بھی لے کر بیٹھے۔ تو ختم کئے بغیر چین نہیں آتا قیمت صرف ۰۲ر بہت تھوڑی جلدیں باقی ہیں۔

ثبوت واجب الوجود:۔ ہستی باری تعالیٰ پر ایک ہیریہ کے سخت اعتراضوں کا بدلائل عقلی و نقلی نہایت لطیف فلسفیانہ و منطقیانہ عام فہم سلیس اردو میں بحوالہ قانون قدرت نرالی طرز کا دلچسپ جواب۔ جو مقبول عام ہوا ہے قیمت ۶ر

تدبیر:۔ اس وہم کو ملک سے دور کرنے کے لئے کہ تدبیر اور کوشش ہمت سے کچھ نہیں ہو سکتا۔ بحث تقدیر تدبیر و توکل کو بطور تاول سوال و جواب کے سلیس اردو میں لکھا ہے۔ اور جملہ اعتراضات جو اس ادق مسئلہ میں پیدا ہوتے ہیں۔ بطریق فلسفیانہ حل کر کے فوائد تدبیر و نقصانات چھوڑنے تدبیر کو مدلل اور دلچسپ پیرایہ میں دکھایا گیا ہے اور بحث نہایت عجیب اور قابل دید ہے۔ قیمت ۶ر

بھارت برکشک:۔ نخل اسلام دہرمپال کا جس میں اسلام و بانی اسلام پر محض جھوٹے و ناپاک الزام لگا کر اہل اسلام کی سخت توہین و دل آزاری کی تھی۔ محققانہ و مورخانہ دندان شکن جواب جسکا ہر ایک مسلمان کے پاس ہونا ضروری اور نہایت ضروری ہے۔ کیونکہ اس میں آریوں کے جملہ اعتراضوں کی کلیتہً تردید کی گئی ہے۔ اور کی جا سکتی ہے۔ اور ویدوں میں جو عام طور پر تعلیم مخلوق پرستی کی موجود ہے۔ اس کو صراحتاً ثابت کیا گیا ہے۔ قیمت ۸ر۔ رعایتی ۶ر

رنگین قطعات

حضرت اقدس علیہ السلام کے پاک اشعار کو لطیف و رنگین پیرایہ میں چھپوایا گیا ہے۔ مومن کی نشستگاہ کے لئے اعلیٰ درجہ کی سجاوٹ کا کام دیتا ہے۔

قیمت فی ار۔ رعایتی ۰ر

اصلی ممیرہ خریدو

حسن اتفاق سے ایڈیٹر نور کو چند تولے خالص ممیرہ مل گیا ہے۔ ممیرہ بے نظیر ہے۔ آنکھوں کی کل بیماریوں کے لئے اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ اور خالص ممیرہ کا دستیاب ہونا بھی بہت مشکل ہے۔ ویدک اور یونانی اطباء نے ممیرہ کی از حد تعریف کی ہے۔ اور آنکھوں کے لئے اکسیر بتلایا ہے۔ درحقیقت آنکھوں سے بڑھ کر دنیا میں اور کوئی نعمت نہیں ہے۔ عام طور پر لوگ اصلی ممیرہ کی قیمت ۱۰ روپیہ لگاتے ہیں۔ مگر ہم صرف ۷ روپیہ فی تولہ لیں گے۔

ملنے کا پتہ:۔ دفتر نور۔ قادیان ضلع گورداسپور

اصلی ممیرا اور ممبے کا سرمہ

اصلی ممیرا اور ممبے کے سرمہ کا اعلان عرصہ دراز سے شائع ہو رہا ہے۔ اس اثنا میں بہت سے لوگ فائدہ اٹھایا ہے۔ یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نورالدین صاحب کا بتایا ہوا ہے۔ آپ اس سرمہ کے متعلق فرمایا۔ کہ ہر امراض چشم بسیار مفید است یہ سرمہ صندل جالا۔ پھولا۔ پرداں، سرخی اور ابتدائے موتیابند اور دیگر امراض چشم کے لئے بہترین ہے۔ قیمت سرمہ علی عمار روپیہ تولہ۔ قسم دوم ۸ تولہ۔ قسم سوم عمدہ تولہ۔ اصلی ممیرا قیمت فی تولہ ۱۰ روپیہ۔ ترکیب استعمال ممیرا پتھر پر رگڑ کر یا سرمہ کی طرح باریک پیس کر آنکھ میں ڈالا جاوے یہ سرمہ جس کی آنکھیں گرمی میں دکھتی ہوں تو ان کے لئے مفید ہے۔ **بست سلاجیت**۔ محیط اعظم سے نقل کیا گیا ہے۔ جس کی عبارت یہ ہے۔ منوسع اعضاء۔ نافع وجع مشتہی طعام قاطع بلغم اور ریاح دافع بواسیر ہم و استسقاء و زردی رنگ و تنگی نفس و دق و شیخوخیہ تذہ بلغم و قاتل کرم شکم مفتت سنگ گردہ و مثانہ و مسلسل البول و سلان منی و یبوست دسو مفاصل وغیرہ وغیرہ بہت مفید بقدر ۱ ماشہ صبح کے وقت دودھ کے ساتھ قسم اول عمدہ قسم دوم ۸ ماشہ تولہ۔

کلاہ اور پگیاں ہر قسم پگیا دہلی اور پشاوری دامی سیاہ سفید ماشی ریشمی سوتی ٹسری صدا اور پشاوری ٹوپیاں ہر قیمت کی ملتی ہیں۔

احمد نور کابلی مہاجر سوداگر قادیان

سچے کو ہمیشہ راحت ہے

طلائے زرین کا استعمال ہر طرح سے نافع ہے۔ بہت سے لوگ اس سے مستفیض ہو چکے ہیں۔ یہ بیش بہا طلا ہم آزمائشاً ایک شیشی صرف ۸ر کو دیتے ہیں۔ معجون طلسمی اس کے استعمال سے ہر قسم کی کمزوری دور ہو کر اعلیٰ قوت پیدا کرتی ہے اور جسم توانا ہو جاتا ہے قیمت فی بکس عصر۔ طلائے طلسمی:۔ یہ کمزوری دور کرنے کے لئے بینظیر چیز ہے خواہ کسی باعث سے ہو۔ اعصاب و نیرو اس کے استعمال سے طاقتور ہو جاتے ہیں۔ قیمت فی شیشی عصر **سرمہ سلیمانی**۔ اس کے استعمال سے دھند جالا پھولا ضعف بصارت موتیابند وغیرہ دور ہو جاتا ہے قیمت فیتولہ ر۔ سنون دندان۔ دانتوں اور مسوڑوں کی بیماریوں کو رفع کرنے والا دانتوں کو مثل گوہر آبدار بنانے والا قیمت فی بکس ۴ر۔ **حکیم محمد حسین ولد سرفراز حسین مالک شفاخانہ احمدیہ بلب گلی قاسم جان دہلی**

ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی جلدی بیماری کی دوا نمبر ۶۷

یہ تیل کئی ایک مفید دیسی اور ولایتی اسپتال کی تجربہ کی ہوئی دوائیاں ملا کر بنا ہے اس سے ہر اقسام کے جلدی بیماری یعنی چمڑے کا مرض مثلاً خارش کھجلی چھاجن اپرس وغیرہ یہ رفع ہو جاتے ہیں۔ برص سے خراب ہوئے چمڑے میں یہ اچھا فائدہ دکھلاتا ہے چمڑے کی بیماری سے اکثر خون میں بھی نقص آجاتا ہے اس حالت میں تیل لگانے سے پورا نفع نہیں ملتا۔ اسوجہ سے تیل لگانے کے ساتھ ہی خون صاف کرنے طلی دوا ایڈوڈا نمبر ۱ ملاحظہ بھی حسب ہدایت استعمال کرنا چاہیے۔ قیمت فی شیشی ۸ر محصول ڈاک ایک سے چار تک ۸ر سہ قیمت ۱۶ر محصول ۶ر

ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی گھیگھے کی دوا نمبر ۶۷

گھیگھا سخت اور بہت بڑا یا بہت دنوں کا ہو جانے سے آرام نہیں ہوتا۔ مگر تھوڑے دن کا ورم رہنے ہی علاج برابر کرنے سے چھوٹ جاتا ہے۔ ڈاکٹر برمن کی دوا ایسے گھیگھے کو آرام کرنے کا دعویٰ رکھتی ہے۔ دوا ایک ماہ تک کھانا چاہیئے۔ اس میں صرفہ بھی بہت کم ہے دوا ایک کھانے کی اور ایک لگانے کی ملتی ہے۔ جو کہ ہفتہ کے لئے کافی ہوتی ہے۔

قیمت کھانے کی دوا بارہ آنہ ۱۲ر
لگانے کی دوا چار آنہ ۴ر
محصول ڈاک پانچ آنہ ۵ر

KHILAFAT LIBRARY

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

ٹریکٹوں کا سلسلہ

ایک روپیہ چار آنہ کے یکصد ٹریکٹ

(۱۲ لاکھ ٹریکٹ) دفتر نور سے منگوا کر آریہ اور سکھوں میں مفت تقسیم کر کے ثواب دارین حاصل کرو (۱۲ لاکھ ٹریکٹ)

عیسائیوں نے کروڑہا چھوٹے چھوٹے ٹریکٹ مسلمانوں اور دیگر مذاہب کے لوگوں میں تقسیم کئے ہوئے ہیں۔ ان کے مذہب کی ترقی کے لئے چھوٹے چھوٹے ٹریکٹوں کی اشاعت بہت ہی مفید ثابت ہوئی۔ اسی طرح آریہ لوگ بھی چھوٹے چھوٹے ٹریکٹوں کے ذریعہ مسلمانوں کو بدراہ کرنے کیلئے کوشاں ہیں۔ قطع نظر اس کے کہ گورو کل کے طلباء کو جو محض اسلام کے خلاف تیار کیا جا رہا ہے اور یقیناً مسلمانوں کی آنکھیں اسوقت کھلیں گی۔ جب یہ فوج یکدم اسلام پر حملہ بول دیگی۔ ابھی اس سال سے ہی بنارس میں ایک باقاعدہ سوسائیٹی تیار کیگئی ہے جس نے مسلمانوں کے برخلاف ٹریکٹ لکھنے کیلئے ۵۲۸ روپیہ خرچ کئے ہیں۔ دوسری طرف اس کے مقابلہ میں ہماری تیاری کچھ بھی نہیں ہے۔ اور ہماری خاموشی اور بیحسی اس امر پر دال ہے کہ گویا ہم میں جان اور احساس کا بالکل نہیں رہا۔

دوسری طرف شدھی میں ہم نے ایک ٹریکٹ بابا نانک کے متعلق شائع کیا تو اس کے جواب میں آریوں اور سکھوں کی طرف سے چار ضخیم ٹریکٹ لکھے گئے جن کا اثر آپ اسی پارہ میں کسی دوسری جگہ ملاحظہ فرمائیں گے۔ اس اندازہ لگالیں کہ ہمیں کام کرنے کی کسقدر ضرورت ہے۔ مذہبی دنیا میں زندہ رہنے کے لئے ہمیں کسقدر جدوجہد کی ضرورت ہے اب زمانہ سستی اور ہاتھ پر ہاتھ دھر کے بیٹھنے کا نہیں رہا اب ضرورت ہے کہ ہم کمر ہمت باندھ کر میدان میں نکلیں اور اشاعت اسلام کیلئے اپنے تن من اور دھن کو نثار کریں فی الحال دو ٹریکٹ دفتر نور سے شائع ہوئے ہیں۔

حضرت مسیح موعود کا ذکر گرنتھ اور جنم ساکھی میں۔ ۲۔ آریہ دھرم میں مکتی ناممکن

یہ ہر دو ٹریکٹ کمال محنت اور دماغ سوزی سے لکھے گئے ہیں۔ اور ان ٹریکٹوں کی اشاعت سے صرف ہمیں ترقی اسلام اور اشاعت دین متین مطلوب ہے اور اس لئے محض اصل قیمت کاغذ وغیرہ کی جائیگی یعنی یکصد ٹریکٹوں کیلئے صرف عہم۔ اور اسیطرح انشاء اللہ تعالیٰ ہر ماہ میں دو ٹریکٹ شائع ہونگے۔ ناظرین کرام کو چاہیئے۔ کہ اس کار خیر میں خاکسار کا ہاتھ بٹائیں اگر نور کے خریداران میں یکصد ٹریکٹ باقاعدہ خریدار پیدا ہو جائیں تو انشاء اللہ ایک سال میں ۱۲ لاکھ ٹریکٹ برائے اشاعت اسلام سکھوں اور آریوں میں تقسیم ہو سکتے ہیں۔ اگر دوست ہمت کریں تو عہم ماہوار یکصد ٹریکٹوں کے لئے ایک بہت ہی تھوڑی رقم ہے اور اس سے سال بھر میں ۱۲ لاکھ ٹریکٹ تقسیم ہو سکتے ہیں اور بتفضل تعالیٰ یہ ۱۲ لاکھ ٹریکٹ ہندوستان میں ایک اور دھم اور ہل چل پیدا کر سکتے ہیں۔ ان ٹریکٹوں کی پہلی قسط تیار ہے اول حضرت مسیح موعود کا ذکر گرنتھ اور جنم ساکھی میں۔ (۲) آریہ دھرم میں مکتی ناممکن۔ دوستوں کو چاہیئے کہ بہت جلد اس کار خیر کیلئے خاکسار کا ہاتھ بٹانے کے لئے قدم آگے بڑھائیں۔ والسلام

مخلص بندہ محمد یوسف مینیجر اخبار "نور" قادیان

KHILAFAT LIBRARY

ایک نایاب و متوقعہ

قابل دید کتابیں

رعایتی اعلان

مذہبی جنگیں:۔ وہ نادر تصنیف جس میں مستند واقعات تاریخی کی مدد سے ثابت کیا گیا ہے کہ اسلام کے بزور شمشیر پھیلائے جانیکا الزام جو عیسائی لگاتے ہیں۔ وہ بالکل غلط ہے۔ بلکہ حقیقت میں عیسویت شمشیر کے زور سے پھیلائی گئی ہے قیمت بھی نہایت قلیل صرف ۶ر

اسلام و عیسائیت کا تمدن:۔ ملک مصر کے مشہور فاضل مفتی محمد عبدہ مرحوم کا دو زبردست مضمون جو مرحوم نے ایک عیسائی ایڈیٹر کے جواب میں لکھا تھا۔ اور جس میں لاجواب دلائل کے ساتھ ثابت کیا گیا ہے کہ تمدن کا ساتھ صرف اسلام دیتا ہے نہ کہ عیسائیت عجیب و غریب و دلنشین پیرایہ میں بیان ہے۔ قیمت فی جلد ۸

آثار الکرام:۔ شاہان بہمنیہ۔ عماد شاہیہ۔ برید شاہیہ۔ نظام شاہیہ۔ عادل شاہیہ۔ قطب شاہیہ۔ اور تمام قطب شاہی آصفیہ کی مختصر حالات کے ساتھ ہی ان تمام خاندانوں کی بادشاہوں کی علمی فیاضیاں اور مشاہیر و علماء دکن کے حالات ان کی علمی خدمات مدرسوں اور کتب خانوں وغیرہ کی تفصیل۔ اس کتاب کے مطالعہ سے پتہ چلیگا۔ کہ سرزمین دکن کیسے کیسے اکابر علماء و فضلاء کا گہوارہ رہی ہے۔ قیمت فی جلد ۶ر

آثم الحدیدی:۔ از بابو منظور الحق صاحب بدایونی یہ ایک تاریخی ناول ہے۔ جس میں فتح و صلح کا دلچسپ نظارہ سرزمین مصر کے تاریخی واقعات ایک اسلامی فوجی ہیرو کی زندگی کا مرقع قوم عرب مستعمرہ خلفہ بدوش کی حالت المغرب کی اسلامی حکومت وغیرہ کے حالات ایک دلچسپ قصہ میں ظاہر کئے گئے ہیں۔ قیمت ۴ر

(تمام کتب کا محصول ڈاک بذمہ خریدار ہوگا)

المشتہر۔ مینیجر افضل المطابع پریس نمبر ۱۷۔ مراد آباد